صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 14 مارچ 2022ء بمطابق 10 شعبان 1443 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یَوۡمَ تُقَلَّبُ وُجُوۡھُھُمۡ فِی النَّارِ یَقُوۡلُوۡنَ یٰلَیۡتَنَاۤ اَطَعۡنَا اللّٰہَ وَاَطَعۡنَا الرَّسُوۡلَا O وَقَالُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعۡنَا سَادَتَنَا وَکُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوۡنَا السَّبِیۡلَا O رَبَّنَاۤ اٰتِھِمۡ ضِعۡفَیۡنِ مِنَ الۡعَذَابِ وَالۡعَنۡھُمۡ لَعۡنًا کَبِیۡرًا O یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَکُوۡنُوۡا کَالَّذِیۡنَ اٰذَوۡا مُوۡسٰی فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوۡا ؕ وَکَانَ عِنۡدَ اللّٰہِ وَجِیۡھًا ؕ O یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا ۙ O یُّصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا۔

(ترجمہ): جس روز ان کے چہرے آگ پر الٹ پلٹ کئے جائیں گے اُس وقت وہ کہیں گے کہ "کاش ہم نے اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کی ہوتی"۔ اور کہیں گے "اے رب ہمارے، ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی اور انہوں نے ہمیں راہِ راست سے بے راہ کر دیا۔ اے رب، ان کو دوہرا عذاب دے اور ان پر سخت لعنت کر"۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اُن لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ جنھوں نے موسیٰؑ کو اذیتیں دی تھیں، پھر اللہ نے اُن کی بنائی ہوئی باتوں سے اُس کی برأت فرمائی اور وہ اللہ کے نزدیک باعزت تھا۔ اے ایمان لانے والو، اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔ اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا جو شخص اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے اُس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ **وآخِرُ دَعۡوَانَا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔**

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز آور: کوئسچن نمبر 13727، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

* 13727 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے بلین ٹریز سونامی منصوبوں کے تحت شجرکاری کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبائی حکومت نے اب تک کل کتنے رقبے پر شجرکاری کی ہے؛

(ii) اس منصوبے سے پہلے صوبے میں کل کتنے رقبے پر جنگلات موجود تھے؛

(iii) عالمی معیار کے مطابق صوبے میں کل کتنے رقبے پر محیط جنگلات درکار ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات) جواب (جناب شوکت علی یوسفزئی وزیر محنت نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) صوبائی حکوت نے بلین ٹریز سونامی شجرکاری پراجیکٹ کے تحت 2014 سے لے کر سال 2019 تک پانچ لاکھ 93 ہزار 292 ہیکٹر رقبے پر اقدامات کئے ہیں جس میں تین لاکھ چھ ہزار 983 ہیکٹر رقبے پر Enclosures قائم کئے گئے تاکہ قدرتی نوپود کی حفاظت کی جاسکے۔ دو لاکھ 63 ہزار 213 ہیکٹر رقبے پر شجرکاری کی گئی اور 23 ہزار 96 ہیکٹر رقبے پر تخم ریزی کی گئی۔ اسی طرح سال 2019-20 میں صوبائی اور وفاقی حکومتوں کی باہمی اشتراک سے پورے ملک میں "ٹین بلین ٹریز سونامی" پروگرام کا آغاز کیا گیا جس کے تحت صوبے میں اب تک تین کروڑ 15 لاکھ 92 ہزار 824 ہیکٹر رقبے پر اقدامات کئے گئے ہیں جس میں دو لاکھ 38 ہزار 120 ہیکٹر رقبے پر Enclosures قائم کئے گئے تاکہ قدرتی نوپود کی حفاظت کی جاسکے۔ 58 لاکھ 06 ہزار 951 ہیکٹر رقبے پر شجرکاری جبکہ چار ہزار 836 ہیکٹر رقبے پر Rehabilitation of Degraded Watershed اور چودہ ہزار نو سو دو اعشاریہ سات تین (14902.73) ہیکٹر رقبے پر تخم ریزی کی گئی ہے۔ اس طرح مجموعی طور سے 09 لاکھ 09 ہزار 220 ہیکٹر رقبے پر دونوں پراجیکٹس کے ذریعے مختلف اقدامات کئے گئے ہیں۔

(ii) اس منصوبے سے پہلے پاکستان فارسٹ انسٹیٹیوٹ کے 2012 میں شائع کردہ Land cover Atlas of Pakistan کے مطابق صوبہ خیبر پختونخوا میں بشمول نوضم شدہ اضلاع میں کل 20 لاکھ 43 ہزار 543 ہیکٹر رقبے پر جنگلات موجود تھے۔

(iii) عالمی معیار کے مطابق صوبے میں کل پچیس فیصد رقبے پر جنگلات ضروری ہیں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب، یہ بلین ٹریز سونامی کے متعلق میں نے کوسچن پوچھا ہے کہ اب تک کتنے رقبے پر شجرکاری کی گئی ہے تو گورنمنٹ نے مجھے اس میں تفصیل دی ہے لیکن سارے اقدامات کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ مختلف سیکٹرز میں کتنے اقدامات کئے ہیں، اقدامات کا تو ہمیشہ ذکر ہوتا ہے لیکن Actual situation جو ہے، مطلب کامیاب شجرکاری کتنی ہے وہ کتنے رقبے پر ہے؟ دوسرا، میں نے اس میں کوسچن کیا تھا کہ عالمی معیار کے مطابق صوبے میں کل کتنے رقبے پر محیط جنگلات درکار ہیں؟ تو اس کی تفصیل مجھے انہوں نے رقبے میں نہیں دی اور یہ بتایا گیا ہے کہ پچیس فیصد رقبے پر جنگلات ضروری ہیں، یا تو اس کو جس طرح پہلے کوسچن میں ہیکٹر میں بتایا گیا ہے کہ اس طرح ہیکٹر میں بتایا جائے یا پھر وہ بتایا جائے کہ یہ جو جنگلات انہوں نے شجرکاری کی ہے، وہ کتنی پرسنٹ بنتی ہے؟ کہ ہمیں Situation clear ہو کہ جو اتنے اربوں روپے جو خرچ ہوئے ہیں، اس کا کتنا فائدہ ہمارے صوبے کو پہنچا ہے ابھی تک؟

Mr. Deputy Speaker: Ji, concerned Minister, to respond.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، یہ ان کی بات درست ہے، ویسے تو نو لاکھ سے زیادہ ہیکٹر پر یہ شجرکاری ہو چکی ہے، دونوں، اس میں Seeds بھی ہیں اور جو پودے لگائے گئے ان دونوں کو ملا کر، لیکن یہ جو Specific question پوچھ رہی ہیں کہ بالکل ان کو یہ چاہیئے کہ کتنے ہیکٹر کے اوپر ضروری ہے عالمی معیار کے مطابق؟ تو انہوں نے یہ کہا ہے کہ پچیس فیصد لیکن اگر یہ چاہتی ہیں کہ ہیکٹر میں ان کو بتایا جائے تو یہاں موجود ہیں، آپ ابھی سوال جواب کریں، سوال جیسے ہی ختم ہوتا ہے میں ان سے ابھی ہی کہتا ہوں، وہ آپ کو بتا دیں گے، میں ریکویسٹ کروں گا اس میں، اور کچھ ہے نہیں، صرف ہیکٹر میں بتانا ہے، تو یہاں بیٹھے ہوں گے ان کے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ، وہ ابھی آپ کو بتا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب، ہمیں اس فلور پر کوسچن پوچھتے ہیں لیکن ہمیشہ ایسے ہی جواب آتے ہیں کہ بعد میں بتا دیں گے یا بعد میں آپ کو مطمئن کر دیں گے، اس پر پہلے بھی شگفتہ بی بی کا کوسچن تھا، جس پر

سپیشل کمیٹی بنی تھی، اگر آپ کو یاد ہو، اس کی نہ رپورٹ آئی، بلکہ گورنمنٹ اس میں Back foot پر چلی گئی، درانی صاحب، تمام پارلیمانی لیڈرز اس میں موجود تھے، اس کا بنوں کا وزٹ رکھا گیا لیکن گورنمنٹ نے اس میں راہ فرار اختیار کی، بلین ٹریز سونامی پہ جو کمیٹی بنی تھی، اس کی آج تک نہ رپورٹ آئی، وہ کمیٹی کا کیا بنا؟ اس کمیٹی کا ابھی تک ہمیں کچھ نہیں بتایا گیا، آپ لوگ اگر Actual میں ایسی سیچویشن ہے کہ ہے ہی نہیں، کیونکہ ہم نے بنوں کا وزٹ خود کیا تھا درانی صاحب کی سربراہی میں، اور وہاں پر جو ہم نے سیچویشن دیکھی تھی، جس طرح گورنمنٹ دعوے کرتی ہے کہ ہم نے اتنے اتنے پودے لگائے ہیں، بلکہ وہاں پر جو مزدوروں کی ہم نے روداد سنی، ان سے Sign لئے گئے تھے کم معاوضے پر، انہوں نے کام کیا تھا، بلکہ گورنمنٹ کو تو چیک کے ذریعے ان کو Payment کرنی چاہیئے، تو اس میں بہت سارے گھپلے ہیں، اس میں پھر سپیشل کمیٹی بنی چاہیئے اور تمام حقائق سامنے لانے چاہئیں، اگر گورنمنٹ بالکل Clear ہے تو اس کو کمیٹی سے راہ فرار اختیار نہیں کرنی چاہیئے، تمام Situation clear ہو جائے گی، اگر میں غلط ہوں تو میں مطمئن ہو جاؤں گی، اگر گورنمنٹ کی کمزوریاں ہیں تو وہ سامنے آجائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، جہاں تک اپوزیشن کے مطمئن ہونے کا تعلق ہے تو یہ جو انہوں نے جواب دیا کہ جی ہم بنوں گئے اور اکرم درانی صاحب نے، تو وہ سب کے سامنے ہے، ایک دن پہلے انہوں نے ساری کمیٹیوں سے استعفیٰ دیا، اگلے دن یہ خود چلے گئے اور وہاں اپنے ساتھ کچھ میڈیا کے لوگوں کو لے کر گئے، وہ جگہ بتائی گئی جو Already ڈیپارٹمنٹ نے وہ جگہ جو ہے وہ ختم کر دی تھی کیونکہ وہاں پہ پرابلمز تھیں، وہاں پر پودے نہیں اگتے تھے تو وہ انہوں نے ختم کر دیا تھا اس جگہ کو، وہ On record موجود ہے، تو اس کا حوالہ تو نہ دیں لیکن چونکہ بلین ٹریز سونامی کے حوالے سے میں تعریف نہیں کر رہا، عالمی ادارے کر رہے ہیں، WWF دیکھیں اور بہت سارے اداروں نے اس کی تعریف کی ہے اور میرے خیال سے جو Growth rate ہے وہ تقریباً Eighty percent سے زیادہ ہے، تو یہ میں نہیں کہہ رہا یہ عالمی ادارے جو ہیں وہ اس کی تعریف کر رہے ہیں کہ ایک چھوٹے سے صوبے نے اتنا بڑا چیلنج Accept کیا اور آج اللہ کے فضل سے اس صوبے کے اندر نہ صرف یہ کہ کوئی جنگلات کو کاٹ سکتا ہے، بلکہ ہم جو کہتے ہیں ناں کہ بری نظر سے بھی نہیں دیکھ سکتا، تو اتنی تو سختی ہے اللہ کے فضل سے، اس سے پہلے کیا ہوتا تھا؟ آپ کو پتہ ہے کہ جنگلات کی کٹائی بے دریغ ہوتی تھی، لوگ اس سے Billionaires بن گئے، لوگ اس کا کاروبار کرتے

تھے، اب تو یہ کہ جب سے عمران خان نے یہ پالیسی اپنائی ہے کہ "گرین پاکستان" تو اس کے بعد تو جناب سپیکر، نہ صرف یہ کہ خیبر پختونخوا میں بلکہ پورے پاکستان کے لیول پر ہم چاہتے ہیں کہ جنگلات میں اضافہ کریں اور یہی ہمارا Survival بھی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ، انہوں نے جو کوسچن کیا ہے، اس میں ان کو Detail, more than detail تفصیلات مل چکی ہیں لیکن یہ چھوٹا سا ایشو ہے، اس میں اگر یہ چاہتی ہیں تو میں ڈیپارٹمنٹ کو کہہ دوں گا، ان کو بتادیں گے کہ کتنے ہیکٹرز ہیں، اس میں کوئی اتنا بڑا وہ نہیں ہے، کوئی Mathematics کا کوسچن تو ہے نہیں، بالکل Simple سادہ ہے، اس کو جواب مل جائے گا ابھی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔ شوکت صاحب، جو ڈیٹیلز انہوں نے مانگی ہیں، ڈیپارٹمنٹ کو کہیں کہ اس سیشن کے بعد ان کو Details provide کریں۔

Thank you. Question No. 13768, Ms. Shagufta Malik Sahiba.

* 13768 _ <u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> کیا وزیر محنت وافرادی قوت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ لیبر نے سال 2014 سے تاحال کئی افراد کو مختلف درجات پر بھرتی کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2014 سے تاحال بھرتی شدہ افراد کو کن کن درجات پر کب سے، کس قانون کے تحت، کن کن حکام کے احکامات پر بھرتی کئے گئے ہیں، نیز تمام بھرتی شدہ افراد کے نام، سکونت، شناختی کارڈ، ڈومیسائل کاپی، تعلیمی اسناد کاپی، میرٹ لسٹ، اخباری اشتہارات، سلیکشن کمیٹی ممبران کی تفصیل بمعہ بھرتی آرڈر اور Payroll کی کاپی کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> جی مننه، سپیکر صاحب۔ دا زما سوال خو جواب نیشته دے جی، تاسو اوګورئ دا لیبر ډیپارټمنټ والا دے جی، نو اول خو دا تپوس اوکړئ چې د ډیپارټمنټ خوک موجود دی او د سوال ما ته جواب نه دے راکړے شوے جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> یہ ابھی تک اس سوال کا جواب ہمیں، شوکت صاحب، یہ لیبر ڈیپارٹمنٹ میرے خیال میں آپ کا ہی ڈیپارٹمنٹ ہے اور ابھی تک آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے Reply نہیں آیا۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت):</u> سر، میں بتاتا ہوں، عرض کرتا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: یہ اس میں اس طرح تھا کہ جو پچھلے سیشن میں یہ کوئسچن آیا تھا جناب سپیکر، صرف اس کا مسئلہ بنا ہوا ہے، یہ پچھلا آیا تھا، 13635 اس کوئسچن کا نمبر تھا، یہاں نمبر Change ہو گیا ہے 13768، تو اس نمبر کی وجہ سے آگے پیچھے ہوا ہے ورنہ یہ آگیا ہے، میرے پاس ہے اور انہوں نے یہ ڈیٹیل بھی دی ہے کہ کوئسچن نمبر Change ہوا ہے اس لئے ان کو نہیں ملا ہے اور ابھی تک انہوں نے اس کو Upload بھی نہیں کیا ہے، تو کوئسچن پرانا تھا، صرف اس کا نمبر Change ہوا ہے، اس کی وجہ سے یہ غلطی ہوئی ہے، Technical mistake ہے لیکن میرے پاس جواب موجود ہے جناب سپیکر، اگر یہ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت صاحب، ہمیں یہاں پہ، اسمبلی کو بھی اس کا Reply ابھی تک موصول نہیں ہوا، آپ کے پاس ہے لیکن اس کا Reply اسمبلی کو بھی موصول نہیں ہوا ہے ابھی تک۔

وزیر محنت وافرادی قوت: نہیں اسمبلی کو ہوا ہے لیکن نمبر غلط ڈالا ہے، یہ پرانا نمبر ہے، آپ نے نیا ڈالا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، یہ کہہ رہے ہیں اسمبلی کو اس کا جواب موصول ہوا ہے، نہیں ہوا ہے، اسمبلی کو اس کا جواب موصول نہیں ہوا ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: ٹھیک ہے سر، میں معذرت چاہتا ہوں لیکن جو مجھے ملا ہے، اس میں باقاعدہ Numbering، جو کوئسچن نمبر ہے وہ Change ہوا ہے، اس لئے انہوں نے Upload نہیں کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا، Numbering جو ہے وہ ہر سیشن میں Change ہوتی ہے، اس لئے کہ وہ اس کو سر سبز کرتے ہیں تو نمبر Change ہو جاتا ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: تو سر، وہ غلطی ہوئی ہے سر، ڈیپارٹمنٹ سے غلطی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو یہ تو ڈیپارٹمنٹ کی غفلت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ First time نہیں ہے کہ اگر ان کو یہ پتہ نہ ہو، کافی ٹائم سے یہ طریقہ چل رہا ہے تو ان کو Reply دینا چاہیے تھا اور ان کو آپ Defend نہ کریں، تو میں بھی یہ Suggest کروں گا کہ یہ کوئسچن آپ کمیٹی میں بھیج دیں تو پتہ لگ جائے گا اور دوسرا نیا نمبر جو ہے آپ کے ڈیپارٹمنٹ کو Communicate ہو جاتا ہے کہ اس کا نیا نمبر یہ ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: وہ میں نے عرض کیا سر، غلطی ہوئی ہے، میں اس پر-----

جناب ڈپٹی سپیکر: اور دوسری بات، سپیکر صاحب نے پہلے بھی یہ رولنگ دی تھی کہ جس ڈیپارٹمنٹ کا Reply نہیں آئے گا اس کو ہم ڈائریکٹ کمیٹی میں بھیجیں گے جی، تو۔۔۔۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: آپ کی مرضی ہے سر، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اس میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو میں کمیٹی میں بھیجتا ہوں جی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: .Okay ٹھیک ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 13768, moved by thy honorable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

ابھی ہو گیا جی، ابھی کوئسچن نمبر 13767، محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

* 13767 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیاوزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع شمالی وزیرستان (سابقہ فاٹا) محکمہ منرلز ڈویلپمنٹ کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i)۔ مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(ii)۔ مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈ ریلز کیا گیا ہے؛

(iii)۔ مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، بہت شکریہ لیکن As usual جو میرے ساتھ ہوتا رہا ہے کیونکہ آج میں چونکہ میرے سوال کا جواب بھی نہیں آیا ہے جناب سپیکر صاحب، میں بڑے افسوس سے یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ ہم اگر مفاد عامہ کے لئے 1988 کے قواعد و ضوابط کے مطابق ہم یہاں پہ اپنے کوئسچنز لے کر آتے ہیں اور جب کوئسچن کا جواب نہیں آتا تو جناب سپیکر صاحب، یہ میں نے ڈیپارٹمنٹ پہ نہیں، یہ میں نے منسٹر پہ تحریک استحقاق جو ہے تو وہ جمع کرادی ہوئی ہے کیونکہ جب تک یہ منسٹر اگر ٹھیک نہیں ہوں گے تو ان کا ڈیپارٹمنٹ کبھی بھی ٹھیک نہیں ہو سکتا، یہ بیوروکریسی نے ہمارے،

آپ کی بار بار رولنگ کے باوجود Custodian of the House یعنی آپ اور مشتاق غنی صاحب جو ہیں، ہمارے سپیکر ہیں، اس کے باوجود کہ آپ یہاں سے بار بار رولنگ دیتے ہیں کہ جواب آئے، صحیح جواب آئے جناب سپیکر صاحب، انیس سال نو مہینے اور آج تقریباً کوئی تئیسواں دن ہے، میرا اس اسمبلی میں، میں نے کبھی کسی ڈیپارٹمنٹ پہ میں تحریک استحقاق نہیں لے کر آئی ہوں لیکن آج میں منسٹر پہ استحقاق لے کر آئی ہوں کیونکہ منسٹرز کی وجہ سے یہ ڈیپارٹمنٹس جو ہیں، یہ بیوروکریسی جو ہے یہ ہمیں اور اس طرح ایوان کو بے توقیری کی نظر سے دیکھتے ہیں، اس ایوان کو وہ عزت نہیں دیتے ہیں کہ جو اس ایوان کی عزت ہونی چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ میرا استحقاق جو ہے تو آپ نے کل لینا ہے ورنہ پھر میں یہاں پر دھرنا دے کر بیٹھ جاؤں گی کیونکہ جب ایک منسٹر کے اوپر اگر تحریک استحقاق آئے گی تو پھر سارے منسٹرز اپنے ڈیپارٹمنٹس کے پیچھے لگ جائیں گے کہ ڈیپارٹمنٹ جواب کیوں نہیں دیتا؟ میں بیوروکریسی پہ کوئی استحقاق نہیں لارہی ہوں، میں نے منسٹر پہ تحریک استحقاق جمع کرادی ہوئی ہے کیونکہ یہ آپ کی کرسی کو عزت نہیں دیتے ہیں، یہ خود حاضر نہیں ہوتے ہیں، یہ بیوروکریسی سے ہمیں Let down کرواتے ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ ہم بیوروکریسی کی منتیں کریں، No way کہ ہم جو ہیں، تو ہم منسٹرز کی عزت کریں گے۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Concerned Minister, to respond. Arif Ahmadzai, Sahib.

جناب محمد عارف (معاون خصوصی معدنیات): شکریہ، جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، یہ ایوان بھی ہمارے لئے مقدس ہے اور میڈم سینیئر پارلیمنٹیرین ہیں اور تجربہ کار بھی ہیں اور ان کا ہم احترام بھی کرتے ہیں اور لازمی ہے، ہمیں احترام کرنا بھی چاہیئے۔ باقی یہ کوئسچن جو ہے تھوڑا سا لیٹ اس کا Reply آیا ہے، میں نے آج ڈیپارٹمنٹ سے پتہ بھی کر لیا تھا کہ کیوں لیٹ ہو گیا؟ کسی وجہ سے وہ لیٹ آیا تھا اور اس وجہ سے پھر اسمبلی سیکرٹریٹ نے پھر لینے سے انکار کر دیا کہ یہ آپ بہت لیٹ آئے ہیں، بہر حال Reply بھی آیا ہے لیکن اگر میڈم کہتی ہیں تو بے شک ان کو اگر کوئسچن کے Reply پہ کوئی شک ہے تو وہ ہم آپ کی رولنگ کے مطابق ہم کمیٹی کو بھجوا سکتے ہیں، کوئی ایسا ایشو نہیں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دیکھیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تحریک استحقاق کے باوجود بھی کہ یہ منسٹر صاحبان چونکہ ظاہر ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو عزت دی ہے تو ہم ان کی عزت کریں گے لیکن میں کسی کمیٹی میں اپنا کوئسچن کبھی بھی نہیں بھیجتی ہوں کیونکہ کمیٹیوں میں کچھ بھی نہیں ہوتا ہے، کمیٹیوں میں آکر اور معافی نامہ ہو جاتا ہے اور پھر Patch up ہو جاتا ہے، No way، بات یہ ہے کہ میرا کوئسچن دوبارہ لے کر آیا جائے اور اس کا مجھے باقاعدہ جواب دیا جائے، اگر منسٹر صاحب اس بات پر Agree ہیں کہ اس کو Next اس کے لئے کر دیں، تو میرا سوال جو ہے، نہ تو ان کمیٹیوں میں جو کہ غیر فعال کمیٹیاں ہیں، ان میں میں اپنے کوئسچن کو نہیں بھیجنا چاہتی ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ مجھے صحیح جواب اس فلور پر، کیونکہ میں نے Floor of the House سوال کیا ہے منرلز کے بارے میں، اور Floor of the House فلور آف دی ہاؤس مجھے جواب چاہیئے، اسی لئے میں اپنی تحریک استحقاق بھی پھر واپس لیتی ہوں، اگر یہ مجھے Surety دیں کہ میرا کوئسچن دوبارہ دوسرے اس میں آئے گا ضرور۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، عارف صاحب، ابھی آپ نے بات کی کہ اسمبلی سیکرٹریٹ نے آپ کے جواب لینے سے انکار کیا ہے، اس کی تو کافی Clear instructions پہلے سے ہیں کہ دو دن پہلے آپ نے یہ سوال Submit کرنا ہے، اگر آپ کا ڈیپارٹمنٹ عین وقت پر آپ کا جواب یہاں پہ اسمبلی میں Submit کرے تو یہ بھی رولز کی Violation ہے، اس کو بھی آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ کو کہیں، Two clear days ہم نے کہا ہے کہ آپ جواب اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کرائیں۔ دوسرا میڈم کا جو کوئسچن ہے، اس کا آپ تفصیلی جواب Next میں آپ تفصیل سے دیں گے۔

معاون خصوصی معدنیات: ٹھیک ہے جناب سپیکر، آپ Defer کریں کل تک، پرسوں جب بھی آپ چاہیں، ان شاء اللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم کا یہ کوئسچن میں Defer کرتا ہوں جی۔

Question No. 13765, janab Mir Kalam Sahib, Mir Kalam Sahib, lapsed. Question No. 13861, Ms. Humaira Khatoon Sahiba.

* 13861 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر اوقاف ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے رواں مالی سال 22-2021 کے بجٹ میں بیس ہزار خطیبوں اور پیش اماموں کے لئے وظائف کی مد میں دو اعشاریہ چھ (2.6) ارب روپے رکھے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک صوبہ بھر میں ضلع وار کتنے خطیبوں اور پیش اماموں کو مذکورہ وظائف فراہم کئے گئے ہیں، ان کی ضلع وار مالیت فراہم کی گئی، رقوم کی فی کس مالیت بتائی جائے؟

<u>جناب محمد ظہور (معاون خصوصی اوقاف، حج و مذہبی امور):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبہ بھر میں ضلع وار سولہ ہزار اکسٹھ (16061) آئمہ کرام اور دو سو تیرہ (213) (تصدیق شدہ) اقلیتی رہنماؤں کو مذکورہ وظائف دیئے جائیں گے جن میں سے اب تک دو ہزار چار سو بیالیس (2542) آئمہ کرام اور نواسی (89) اقلیتی رہنماؤں کو چیک تقسیم کر دیئے گئے ہیں، ضلع وار آئمہ کرام اور اقلیتی رہنماؤں کو چیک کی تقسیم کا عمل جاری ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے محکمہ اوقاف سے سوال کیا تھا اور اس کا کچھ حد تک مجھے جواب بھی دیا گیا ہے لیکن میرے ایک دو تین ضمنی سوالات ہیں۔ پہلا سوال یہ ہے کہ اس میں، جب یہ اس کی Implementation ہو رہی تھی تو اس سے پہلے اس کے لئے کیا Criteria مقرر کیا گیا تھا، دینے کے لحاظ سے، اس لئے کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس میں مردان کو بالکل کچھ نہیں ملا، کوہستان کو بالکل کچھ نہیں ملا، اور مرجڈ اضلاع جو ہیں ان کو بہت ہی کم حصہ ملا ہے جبکہ مرجڈ اضلاع پہلے سے اتنی دہشت گردی اور ان حالات سے وہ متاثر اضلاع ہیں، ان میں بہت کم دیا گیا ہے۔ اور تیسرا سوال اس میں یہ ہے کہ آیا یہ جو آئمہ کرام کو اعزازیہ دیا جا رہا تھا تو اس میں تمام ایم پی ایز کو جو بیشک مرد ایم پی ایز ہی ہوں، ان کو On board لیا گیا تھا؟ Plus اقلیتی ممبران کو، کہ نہیں یہ ویسے ہی دے دیا گیا؟

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Concerned Minister, to respond. Ji, Zahoor Shakir Sahib.

<u>جناب محمد ظہور (معاون خصوصی اوقاف، حج و مذہبی امور):</u> شکریہ جناب سپیکر، ان کو جواب تو دیا جا چکا ہے اور انہوں نے جو سپلیمنٹری کوسچن پوچھا ہے، میڈم کو میں یہ بتانا چاہتا ہوں، بلکہ پورے ایوان کو کہ صوبائی حکومت نے تحصیل سطح پر اسسٹنٹ کمشنر کی نگرانی میں سب ڈویژنل سکروٹنی کمیٹی کے قیام کا اعلان کیا تھا جس میں اسسٹنٹ کمشنر، اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ، تحصیل میونسپل آفیسر، تحصیل خطیب، سٹی ویلج کونسل، حلقہ پٹواری سپیشل برانچ کا نمائندہ، نمائندہ لوکل پولیس تھانہ، اور انہوں نے جامع مسجد کے امام کا انتخاب کرنا تھا اور امام کا جو Criteria تھا، وہ صرف یہ تھا کہ اس کے پاس مولوی فاضل کا کوئی مساوی سرٹیفکیٹ ہو اور امام سرکاری ملازم نہ ہو اور متنازعہ شخصیت نہ ہو، اس کی Verification سپیشل برانچ کرے گی۔ باقی اس میں سے جو انہوں نے بتایا ہے کہ کچھ حصہ نہیں دیا گیا ہے، اس میں سے ہم

نے سولہ ہزار اکسٹھ (16061) آئمہ کرام کا انتخاب کیا تھا، اس میں سے پچیس سو بیالیس (2542) کو، وہ چیک انہوں نے وصول کر لئے ہیں، باقی کا ابھی پراسیس شروع ہے۔ اس میں کچھ وہ سافٹ ویئر تھا ڈیٹا بیس کا، وہ تھوڑا سا خراب ہو گیا تھا جس کو دوبارہ Consultant سے دوبارہ نیا سافٹ ویئر بنا لیا ہے اور اس کا ہم نے Focal person بھی سب ڈویژنل اسسٹنٹ کمشنر کو Focal person بنایا ہے، ان کے پاس ہر کوئی جا سکتا ہے اور جو Criteria ہے آئمہ کرام کے لئے، جہاں پر جامع مسجد ہو، جہاں پر جمعہ کی نماز پڑھی جاتی ہو، اس کا امام کوئی بھی، وہ اس پر پورا اتر سکتا ہے، باقی کسی کے ساتھ ایسا نہیں ہے کہ جہاں پہ کم ہم نے دیا ہے یا کسی کو زیادہ دیا ہے، وہ اسی پہ ہے، ان شاء اللہ سولہ ہزار اکسٹھ (16061) جو ہم نے Criteria کے مطابق پورے ہیں، ان شاء اللہ ان کو دیئے جائیں گے چیک، ہر مہینے کے لئے دس ہزار کا چیک لیکن ہم اس کو Quarterly دیتے ہیں، تیس ہزار روپے یکمشت کا چیک ہم ان کو دیتے ہیں، تین مہینوں کا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 13894، جناب سردار حسین بابک صاحب، سردار حسین بابک صاحب، سردار حسین بابک صاحب۔

* 13894 _ <u>جناب سردار حسین</u>: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ PK-22 بونیر میں کل کتنے پٹوار حلقہ ہیں؛

(ب) حلقہ PK-22 ضلع بونیر کے تمام حلقہ پٹوار کے پٹواریوں کے ناموں سمیت تفصیل فراہم کریں؟

<u>جناب تاج محمد (معاون خصوصی مال واملاک)</u>: (الف) حلقہ PK-22 میں کل دس پٹوار حلقہ ہیں۔

(ب) حلقہ PK-22 ضلع بونیر کے تمام پٹوار کے پٹواریوں کے نام درجہ ذیل ہیں:

نمبر شمار	حلقہ پٹوار	حلقہ پٹواری	تفصیل
1	طوطالی	شکیل خان	تعینات شد
2	ڈاگئی	شکیل خان	اضافی چارج
3	سواوئی	سبز علی خان	تعینات شد
4	پنجتار	معمبر خان	اضافی چارج
5	گلان	کوثر علی	اضافی چارج
6	درگئی	کوثر علی	اضافی چارج
7	چنگلئ	صاحب زادہ	تعینات شد

8	جنگدرہ	سبز علی	اضافی چارج
9	غازی کوٹ	کوثر علی	تعینات شد
10	غور غشتو	معمبر خان	تعینات شد

(نوٹ): حلقہ پٹواریوں کی چوبیس آسامیاں خالی پڑی ہیں جو کہ پہلے ہی مشتہر کی جاچکی ہیں لیکن پشاور ہائی کورٹ دارالقضاء سوات کے حکم امتناعی کی وجہ سے نہ بھر سکیں جو کہ بتاریخ 13-10-2020 Writ petition No. 1010 میں جاری ہوا ہے، (کاپی ایوان میں فراہم کی گئی) اس لئے ضلع بونیر میں Revenue official's کی کمی کی وجہ سے زیادہ تر حلقہ پٹواریوں کو اضافی چارج تفویض کیا گیا ہے۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، هسې هم خوشالیږو، او مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو هسې هم نه خوشالیږئ جی۔

جناب سردار حسین: ولې نه ولې نه۔ جناب سپیکر صاحب، کیا وزیر مال صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ حلقہ PK-22 بونیر میں کل کتنے پٹوار حلقے ہیں؟ جواب میں مجھے بتایا گیا کہ دس پٹوار حلقے ہیں۔ جناب سپیکر، جواب تو مجھے ملا ہے، میں زیادہ Press نہیں کروں گا، امید ہے ان شاء اللہ کہ جو باقی پوسٹیں ہیں وہ جلد از جلد، جو پٹوار حلقے ہیں، یعنی مختلف پٹواریوں کو اضافی چارج دیا گیا ہے تو مجھے Reply دیا گیا ہے، میں مطمئن ہوں، کوشش ہونی چاہیئے کہ جو پٹوار حلقہ خالی ہے، اس کو جلد از جلد پر کیا جائے۔ تھینک یو۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond, ji.

جناب تاج محمد (معاون خصوصی مال واملاک): جناب سپیکر صاحب، بابک صاحب چې کوم طرف ته دغه کړے دے، واقعی په ضلع بونیر کښې زمونږ سره د پټواریانو کمے دے خو حکومت جی هغه مشتهر کړی وو، بیا څه کسان تلی دی، دارالقضاء سوات کښې هغې باندې Stay اغستے دے، د هغه Stay د وجې نه په هغې کښې Delay دے، نو ان شاء الله جی چې څنګه Stay ختم شی، زه بابک صاحب ته دا یقین دهانی ورکوم چې کوم کمے دے، هغه به مونږ ان شاء الله پورا کوؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسټر صاحب، بابک صاحب خو نشاندهی اوکړه خو زه هم د یو شی نشاندهی کوم، اکثر زیات تر ایم پی ایز وغیره ما له هم راشی او د علاقې

خلق هم راځی، د خانه کاشت والا ډیر مسائل دی، دې باندې هم تاسو کار اوکړئ چې دا مسائل هم حل شی جی۔

معاون خصوصی برائے مال: صحیح ده جی، هغه یو غټه مسئله ده، ان شاء اللہ هغه به هم کوشش کوؤ، ان شاء اللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: او دا خانه کاشت والا باندې هم کار اوکړئ جی۔

Question No. 13935, janab Inayatullah Khan Sahib, lapsed. Question No. 13981, janab Siraj ud Din Sahib.

* 13981 _ جناب سراج الدین: کیاوزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ اوراس کے تحت کسی پراجیکٹ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ سترہ اوراس سے بالا سکیل کے افسران کو اضافی چارج کے تحت مختلف پوسٹوں پر تعینات کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ اور اس کے تحت کسی پراجیکٹ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ سترہ اوراس سے بالا سکیل کے جن افسران کو اضافی چارج کے تحت مختلف پوسٹوں پر تعینات کیا گیا ہے، ان کے نام، سکیل اور اضافی پوسٹوں پر خدمات کا دورانیہ کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے، نیز گزشتہ دو سالوں کے دوران محکمہ ہذا میں بھرتی ہونے ولے ملازمین کی سکیل وار تعداد کیا ہے؟

جناب عبدلکریم (معاون خصوصی صنعت و حرفت): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ صنعت و حرفت کے ذیلی اداروں میں گریڈ سترہ اوراس سے بالا افسروں کو سٹاف کی کمی کی وجہ سے ایڈیشنل چارجز دیئے گئے ہیں۔

(ب) جن افسران کو ایڈیشنل چارجز دیئے گئے ہیں ان کی تفصیل لف ہے۔ (ایوان کو فراہم کی گئی)۔ پچھلے دو سالوں کے دوران ذیلی اداروں میں بھرتی ہونے والے ملازمین کی تفصیل لف ہے۔ (ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب سراج الدین: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں نے محکمہ صنعت و حرفت میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ سترہ اور اس سے افسران کی تفصیل مانگی تھی، جو ایڈیشنل ذمہ داریوں پر تعینات ہیں، اس سوال کے جواب میں جو اعداد و شمار اس معزز ایوان کے سامنے رکھے گئے ہیں، اس کے مطابق محکمہ صنعت و حرفت میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ سترہ اوراس سے بالا سکیل کے چودہ افسران کو اضافی عہدوں پر تعینات کیا گیا تھا۔ جناب والا، میرا اس حوالے سے ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب کے

مطابق گریڈ سترہ کے ڈپٹی دائریکٹر کی پوسٹ پر تعینات بعض افسران کو گریڈ اٹھارہ کے جوائنٹ ڈائریکٹر کی اضافی ذمہ داری کا چارج حوالہ کیا گیا ہے اور دوہری ذمہ داریوں کا دورانیہ بھی چار سال سے زیادہ ہے، اتنے لمبے عرصے تک ایک فرد کو دو کلیدی عہدوں پر کیوں تعینات رکھا جاتا ہے اور کیا اضافی چارج کے حامل افسران کی تنخواہ اور دیگر مراعات میں بھی اضافہ ہوتا ہے یا مطلب ہے کہ جو Dual charge ہے، اس کی اضافی تنخواہ ملتی ہے کہ نہیں ملتی ہے، تنخواہ یا مراعات اس کو ملتی ہیں کہ نہیں ملتیں؟

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Ji, concerned Minister, to respond.

<u>جناب عبدلکریم (معاون خصوصی صنعت و حرفت)</u>: معزز ایم پی اے صاحب چې کومه اشاره کړې ده جی، نو دا Autonomous body ده، سمال انډسټریل ډیویلپمنټ بورډ، او دا ټول پوسټونه چې کوم Create شوی وو نو هغه وخت بله طریقه وه، پی اینډ ډی به هر څه فنانس کول، اوس Self sustained model دے نو د هغې د وجې نه مونږه اوس Restructuring د ډیپارټمنټ کوؤ او د ایم ډی چې کوم به د بیوروکریسی نه راتللو نو هغه مونږه پروفیشنل ایم ډی راولو، داسې ډائریکټر فنانس پروفیشنل کوؤ او مزید چې کوم پوسټونه دی هغه پروفیشنل طرف ته بوځو چې یره دیکښې د مارکیټ کسان راشی او د هغې ډرافټ چې دے تیار دے ان شاء اللہ، بس صرف Final review ده هغې کښې، بیا به ئے کیبینټ ته لیږو، نو دا دے چې کومه خبره کوی، که دا سیټونه مونږه ډک کړو نو زمونږ دا SIDB چې دے نو دا Self sustained کیدے نه شی، نو دغه مجبوری ده پکښې، نو دا فنانسز مارکیټ نه دومره راځی نه او بیا په دې موجوده حالاتو کښې زه خو دا ډیر Appreciate کومه چې د ایم پی اے صاحب کلی کښې د پاکستان تاریخ چې جوړ شوے دے، تاریخ، نو په باجوړ کښې انډسټریل اسټیټ او په مهمندو کښې نه وو، په مهمندو کښې خو خیر اکنامک زون سټارټ شو او په باجوړ کښې چې دے سیکشن فور Against پیسې ټرانسفر کیږی او دا هم د دغې کسانو مرهون منت دے چې په باجوړ کښې سمال انډسټریل اسټیټ جوړیږی او دې سره سره دا هم ایوان ته وایمه چې دې ادارے "ایبټ آباد ټو"، دا صرف Self sustained model کښې حویلیاں کښې زمونږه سیکشن فور جاری دے، "پیښور ټو" ځنګلی کښې، درګئی کښې ټو، دغه شان باجوړ کښې، د دوئ باړه کښې سمال انډسټریز، دغه په لوئر دیر کښې، خزانه کښې، په اپر دیر کښې، صاحب آباد کښې، ډی آئی خان

کبنې ټو، او د غه شان د ره آدم خیل کبنې فائنل میټنګ پرې پاتې د ے هوم سره، نو لکه دا د دې کارکردګی ده، که تاریخ اوګورو نو د پی ټی آئی په حکومت کبنې چې کوم انډسټریل انفرا سټرکچر، باره اکنامک زون ستاسو په دې حکومت کبنې او ورسره ورسره انیس سمال انډسټریل اسټیټس چې هغې کبنې د لسو نه سیوا In process دی او سرکال به مزید فزیبلټی فائنل شی ان شاء اللّٰه، نو انیس مونږه دا سی ایم صاحب ټارګټ را کړے دے، د انیس ډسټرکټس به مونږه Cover کوؤ، بیا هم زه د ایم پی اے صاحب ځنګه دا ماډل زمونږه کیبنټ ته راشی نو دا ټول ځیزونه به بیا دا سټرکچر به بدل شی او دا مسئله به حل شی۔ تهینک یو، جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سراج الدین صاحب، Satisfied یئ د دې سوال نه؟

<u>جناب سراج الدین</u>: جی، دا خو ټهیک خبره ده، منسټر صاحب چې کومه خبره اوکړله، دا زه Appreciate کومه ځکه چې په باجوړ کبنې په اول ځل باندې انډسټریل زون چې دے، د هغې د پاره دوئ هلې ځلې هم کړی دی، نو دا خو ټهیک خبره ده خو زما جی صرف دا یو ریکویسټ دے چې ډیر افسران داسې دی چې هغه غریبانان په د غه کبنې ناست دی او هغوی Still waiting for posting، نو مهربانی دې اوکړی که داسې قابلان خلق وی او بې ځایه ناست وی نو په دغه ځایونو دې تعینات کړے شی۔ مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی کریم خان صاحب۔

<u>معاون خصوصی صنعت و حرفت</u>: ټهیک شوه جی، که ایم پی اے سره د دوئ Substitute وی نو مونږ به ئے Accommodate کړو جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: *تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 13986، جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب*، ضمنی سوال جی چې منسټر Reply نه وی کړی نو هغې نه مخکبنې تاسو کولے شئ، کوئسچن نمبر 13986-----

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: ما بل کوئسچن اناؤنس کرو جی۔ Aurangzeb Nalotha Sahib, lapsed. Question No. 140009, janab Salahuddin Sahib, janab Salah-ud-Din Sahib, lapsed.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

13765 _ جناب میر کلام خان: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شمالی وزیرستان میں محکمہ میں سال 2015 سے 2020 تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ میں کل کتنے افراد کو کس قانون، کن کے احکامات سے بھرتی ہوئے ہیں، تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈ، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، بھرتی آرڈر، اخباری اشتہارات، بنیادی سکیل اور سلیکشن کمیٹی کے ممبران کے نام فراہم کئے جائیں، نیز سال 2021 میں مزید کتنے افراد بھرتی کئے جائیں گے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

13935 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ معدنیات سے متعلق مروجہ قوانین کے تحت کوئلے، قیمتی پتھروں اور دیگر معدنیات کے بڑے ذخائر کے قریب ایمرجنسی ہسپتالوں، ریسکیو عملہ، ہیوی مشینری اور جدید طبی سہولیات سے آراستہ ایمبولینس کی موجودگی لازمی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبہ بھر میں معدنیات کے بڑے ذخائر کے قریب ان سہولیات اور ضروریات کو یقینی بنانے کے ذمہ دار کون کونسے محکمے ہیں اور ان کی مانیٹرنگ کا طریقہ کار کیا ہے، نیز گزشتہ پانچ سالوں کے دوران معدنیات کے بڑے ذخائر میں حادثات کے موقع پر ایمرجنسی لوازمات کی عدم فراہمی پر کتنے واقعات کی انکوائریاں کی گئیں اور ان انکوائریوں کے نتیجے میں جن ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف محکمانہ کارروائیاں عمل میں لائی گئی ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

13986 _ سردار اورنگزیب: کیا وزیر آبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں محکمہ نے ڈرائیور اور کلاس فور کی زون وائز بھرتیاں کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ بھرتیاں کس طریقہ کار کے تحت کی گئیں؛

(ii) مذکورہ بھرتیوں کے سلسلے میں زون چار پانچ سے جمع شدہ درخواستوں کی نمبر وار، کیڈر وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) زون چار اور زون پانچ سے ڈرائیوروں کی پوسٹ پر بھرتی شدہ سمیت تمام بھرتی شدہ افراد کے نام، ڈومیسائل، اشتہار کے مطابق قابلیت اور دیگر تمام دستاویزات کی کاپیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

14009 _ جناب صلاح الدین: کیا وزیر لیبر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں مرد / خواتین کے لئے اجرت مقرر ہے، کم از کم اجرت کتنی مقرر کی گئی ہے اور خواتین کے لئے کتنی اجرت مقرر کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مردوں کی نسبت خواتین کو اجرت بھی کم ملتی ہے اور لیبر لاء کے مطابق خواتین کو اجرت بھی پوری نہیں مل رہی تو خواتین کے مذکورہ مسائل کب تک حل ہو جائیں گے اور اب تک ان کے حل کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: Leave Applications: جناب عزیز اللہ خان صاحب ایم پی اے، 11 مارچ؛ سید فخر جہاں صاحب، ایم پی اے، 11 مارچ؛ جناب محمود احمد بٹنی صاحب، ایم پی اے، 11 تا 14 مارچ؛ جناب اجمل خان صاحب، ایم پی اے، 11 مارچ؛ جناب سراج الدین صاحب، ایم پی اے، وہ تو موجود ہیں لیکن ان کی Application بھی آئی ہے؛ جناب شفیع اللہ خان صاحب، ایم پی اے، 11 تا 14 مارچ؛ جناب بابر سلیم صاحب، ایم پی اے، 11 تا 14 مارچ؛ جناب زبیر خان صاحب، ایم پی اے، 11 مارچ؛ جناب اکبر ایوب صاحب، ایم پی اے، 11 تا 14 مارچ؛ نوابزادہ فرید صلاح الدین صاحب، ایم پی اے، 11 تا 14 مارچ؛ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایم پی اے، 11 تا 14 مارچ؛ جناب شکیل احمد خان صاحب منسٹر، 11 تا 18 مارچ؛ جناب امجد علی خان صاحب، منسٹر، 11 تا 14 مارچ؛ محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے، 11 تا 14 مارچ؛ محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے، 11 تا 14 مارچ؛ جناب افتخار علی مشوانی صاحب، ایم پی اے، پچھلی 11 مارچ کی Application ہے؛ جناب انور زیب خان صاحب، منسٹر، 11 تا 14 مارچ؛ جناب

عنایت اللہ خان صاحب، ایم پی اے، 11 تا 20 مارچ؛ سردار محمد یوسف زمان صاحب، ایم پی اے، 11 تا 14 مارچ؛ جناب محب اللہ خان صاحب، منسٹر، 14 مارچ؛ جناب فیصل امین گنڈاپور صاحب، ایم پی اے، 14 to 19 مارچ؛ جناب لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے، 14 مارچ؛ ملک شاہ محمد خان صاحب، منسٹر، 14 مارچ؛ سید اشتیاق ارمڑ صاحب، منسٹر، 14 to 16 مارچ؛ جناب انور حیات خان صاحب، 14 to 18 مارچ؛ جناب مصور خان صاحب، ایم پی اے، 14 مارچ؛ حاجی قلندر لودھی صاحب، ایم پی اے، 14 مارچ؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، ایم پی اے، 14 مارچ؛ محترمہ سمیہ بی بی صاحبہ، ایم پی اے، 14 مارچ؛ محترمہ ملیحہ علی اصغر صاحبہ، ایم پی اے، 14 مارچ؛ جناب شفیق شیر صاحب، ایم پی اے، 14 مارچ؛ جناب بلاول آفریدی صاحب، ایم پی اے، 14 مارچ؛ جناب وزیر زادہ صاحب، معاون خصوصی، 14 مارچ؛ جناب اختیار ولی صاحب، ایم پی اے، 14 مارچ؛ میاں شرافت علی خان صاحب، ایم پی اے، 14 مارچ۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

تحریک استحقاق

Mr. Deputy Speaker: Item No. 5: Mr. Muhammad Riaz Khan, MPA, to please move his privilege motion No. 175. Riaz Khan, Riaz Shaheen Sahib.

ان کا مائیک On کریں، ریاض شاہین صاحب کا مائیک On کریں، ریاض شاہین صاحب کا مائیک On کریں، ریاض شاہین صاحب کا مائیک کیوں نہیں On ہو رہا؟ آپ اپنے ٹیبل پہ جائیں۔

جناب محمد ریاض: شکریہ، سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، یہ ایوان اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ میں نے مورخہ 22/02/2022 کو سیکرٹری بلدیات شکیل احمد کے آفس میں ایک عوامی مسئلے کے متعلق جا کر سیکرٹری بلدیات سے ملاقات کی جس کے دوران مذکورہ آفیسر جو کہ نہایت بدتمیز اور بداخلاق شخص ہے، میں نے اپنے علاقے ضلع کرم کے ایک ایس ڈی او بلدیات کے تبادلے کی منسوخی کی بات کی تو اس نے مجھے صاف انکار کیا اور کہا کہ آپ لوگ مجھ پر غلط کام کرواتے ہیں اور ساتھ ہی انکار کیا اور کہا کہ جو کچھ میرے خلاف کر سکتے ہو کر لیں اور اس کا رویہ گستاخانہ اور بدتمیزی پر مبنی تھا جس کی وجہ سے صرف میرا نہیں بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس اہم مسئلے پر بحث کر کے کمیٹی کے حوالے کیا جائے، سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، دوئ څه وائی؟ جی جی۔

جناب محمد ریاض: مورخہ 02فروری 2022 کو میں، میں سیکرٹری بلدیات کے آفس میں جب گیا تو وہاں پر مجھے اردلی نے بتایا کہ وہاں اس کی میٹنگ چل رہی ہے تو میں نے کم از کم پندرہ سے لے کر پچیس منٹ تک وہاں پر Wait کیا Wait کر کے اردلی نے مجھے بتادیا کہ وہ ختم ہو چکی ہے میٹنگ، تو آپ آسکتے ہیں، جب میں سیکرٹری بلدیات کے آفس میں گیا تو میں نے اپنی Introduction کروائی کہ میں ایم پی اے لوئر، سنٹرل کرم، مطلب ضلع کرم سے ہوں تو میں نے ایک چٹ پر ایک ایس ڈی او کی منسوخی، مطلب اس کا تبادلہ ہو چکا تھا، منسوخی کے بارے میں ریکویسٹ کی تھی تو میں نے اس کو وہ چٹ دی تو ڈائریکٹ مجھے بتا دیا کہ آپ مجھے معاف کرلیں، آپ میرے اوپر غلط کام کروارہے ہیں، مطلب عجیب قسم کے انداز میں اس نے میرے ساتھ عجیب قسم کا رویہ کیا۔ میں نے بتادیا کہ کیا مسئلہ ہے؟ میں نے تو اس سے پہلے آپ سے اس طرح کی کوئی سفارش بھی نہیں کی ہے، ڈائریکٹ اس نے اس کے ساتھ ایک میڈم کھڑی تھی تو اس کو بتادیا کہ یہ دونوں ایس ڈی اوز جو ہیں ان کو Suspend کردیں، میں نے پھر ریکویسٹ کی اور بتادیا کہ اگر کوئی اس طرح مسئلہ ہے تو مجھے آپ بتا سکتے ہیں، میں نے کوئی غلطی کی ہو تو مجھے بتادیں، اس نے مجھے بتایا، ڈائریکٹ بتایا، خود بتادیا کہ میں ایک بدتمیز انسان ہوں، آپ جو کچھ میرے خلاف کرسکتے ہو کرلیں، آپ اوپر جا کر بتادیں سب کو، تو سر، یہ تو صرف میرا نہیں سارے ایوان کو چیلنج کیا ہے اس نے، اس کے علاوہ سر، وہاں پر ایک میرا ایک Colleague بھی تھا جو ایک بہترین اور اچھا بندہ ہے، اس نے دوسری طرف سے آکر مجھے بتادیا کہ کیا مسئلہ ہے، خیر ہے؟ تو میں نے وہ ساری بات بتادی کہ اس طرح وہ مسئلہ ہو گیا، تو اس نے مجھے بتادیا کہ ہماری یہ مجبوری ہے، مطلب یہ ان لوگوں کا حربہ ہے، ہم برداشت کریں گے۔ تو سر، اس نے بتادیا کہ یہ رویہ ہم برداشت کریں گے، آپ عوام کا بھی برداشت کریں گے اور اس سیکرٹری کا بھی برداشت کریں گے، تو سر، اس کے Favour میں تو میں نہیں ہوں، سارے لوگ ہمارے ساتھ اس طرح کا سلوک کریں گے تو اس ایوان کا کیا رہ جائے گا؟ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ Concerned Minister, to respond, جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، پہلی بات تو یہ ہے کہ ریاض شاہین صاحب ہمارے لئے بڑے معزز ہیں، محترم ہیں اور تمام جتنے بھی ہمارے معزز ممبران ہیں، ان کو عزت بھی

ملنی چاہیئے اور اگر یہ کسی دفتر میں جاتے ہیں تو ان کو Proper احترام اور وہ ملنا چاہیئے، اس میں کوئی شک نہیں ہے جناب سپیکر۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی شوکت یوسفزئی، آپ بات کریں، شوکت یوسفزئی، آپ کریں، Continue کریں جی۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: تو میں یہ عرض کر رہا ہوں جناب سپیکر، کہ اس میں چونکہ سیکرٹری صاحب سے بات ہوئی ہے، انہوں نے۔۔۔۔

<u>جناب پیر فدا محمد</u>: جناب سپیکر، میں اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں سر، اور اس نے میرا نام، میرا نام لیا کہ میرا ایک Colleague بیٹھا تھا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی جی، پیر فدا صاحب کا مائیک On کریں، یہ جی اس ایشو کے ساتھ ہے، میں بھی موجود تھا جی، پیر فدا صاحب، پیر فدا صاحب کا مائیک On کریں، آپ اپنی سیٹ پہ جا کر ان کا، آپ کا مائیک On ہے۔

<u>جناب پیر فدا محمد</u>: جناب سپیکر صاحب، جیسے میرے ساتھی نے کہا، اس دن میں بیٹھا تھا، میرے سامنے یہ سب واقعہ ہوا ہے اور میں Witness ہوں اس چیز کا، اس وقت میں نے کوشش کی کہ یہ Patch up ہو جائے کیونکہ ہم جو ایم پی ایز یا جو Politician کہتے ہیں کہ ہم Solution کی طرف جائیں، یہ میں اس کا Witness ہوں کہ جو سیکرٹری صاحب تھا، انہوں نے ان کو کہا کہ جو کچھ آپ کر سکتے ہیں آپ کر لیں، تو میں خود میرا جو ایشو تھا، ابھی میں اپنے دوستوں کے ساتھ ڈسکس کر رہا تھا کہ جو سیکرٹری لوکل گورنمنٹ ہے، ہمارا وہاں اپنا بھی ایک ایشو پڑا ہے اور میڈم آسیہ نے ابھی آکر مجھے بتایا، لیڈیز کلب ہے، ہمارا جیم کلب ہے وہ بند پڑا ہے، میں نے اس کو کہا کہ یہ خدا کے لئے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نہیں، یہ اس پہ، اس پہ باتیں نہ کریں جو ان کا ایشو ہے، اس پر بات کریں۔

<u>جناب پیر فدا محمد</u>: جی جی، تو ان کا جو ایشو ہے، انہوں نے کہا کہ اس کو مطلب ہے Suspend کیا گیا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ Suspend کو چھوڑ دیں، اب یہ پریویلج کی بات ہے، آپ کم از کم، میں جب آپ کے پاس آتا ہوں، میں Elected representative ہوں، کم از کم مجھے آپ Respect دیں، جو میرا

کام ہے اس کو بیشک نہ کریں لیکن کم از کم آپ مجھے یا Elected representative جو بھی ہوتا ہے آپ ان کو Respect دیں، تو میں Own کرتا ہوں اس چیز کو کہ

I was witness and I was present at the relevant time when this incident took place. Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک، ٹھیک، شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت و افرادی قوت: جناب سپیکر، میرے خیال سے فدا صاحب بھی ہمارے لئے قابل احترام ہیں، اگر وہ یہ کہہ رہے ہیں تو بالکل غلط ہوا ہوگا، میں اس کی وہ نہیں کر رہا ہوں اور اگر غلط ہوا ہے تو اس طرح ہونا بھی چاہیئے لیکن جو مجھے بتایا گیا ہے وہ یہ کہ کوئی ایس ڈی او تھا جس کے پاس ایڈیشنل چارج تھا اور جب دوسرا ایس ڈی او پروموٹ ہوا اور وہ فل ایس ڈی او بنا تو Additional charge definitely پھر ایڈیشنل آپ کسی جونیئر کو نہیں دے سکتے، تو پھر اس کا ٹرانسفر کسی اور جگہ کرایا گیا اور وہاں پہ جو Full SDO تھا اس کو چانس دیا گیا۔ اچھا، وہاں پہ جب یہ گئے تو انہوں نے کہا کہ وہاں الیکشن ہو رہا ہے کرم میں، پاڑاچنار کے اندر اور اسی لئے Ban لگا یا ہے، تو لہذا ہم اس وقت پوسٹنگ ٹرانسفر نہیں کر سکتے ہیں۔ جو ان کا جواب آیا ہے میں آپ کو وہ بتا رہا ہوں جناب سپیکر، اور انہوں نے یہاں تک کہا ہے کہ میں نے کوئی ارادی طور پہ کوئی اس طرح بات نہیں کی لیکن اگر غیر ارادی طور پہ بھی کی ہے تو میں معذرت چاہتا ہوں، میرا ہرگز مقصد یہ نہیں تھا کہ میں ان کو کوئی Hurt کروں یا ان کی بے عزتی کروں لیکن چونکہ ایشو یہ تھا کہ الیکشن کمیشن کا Ban تھا اور وہ اصرار کر رہے تھے کہ جی نہیں آپ نے کرنا ہے، تو اس پہ تھوڑا بہت اگر وہ ہوا ہوگا کہ جی آپ قانون کو Follow کر رہے ہیں، آپ یہ کر رہے ہیں لیکن Any how یہ حق کسی کو نہیں دیا جا سکتا کہ اگر کوئی Elected Member کسی آفس میں جائے اور اس کو Respect نہ ملے، اس چیز کے میں حق میں نہیں ہوں، باقی ان کی طرف سے جو جواب آیا ہے، وہ میں نے آپ کو بتا دیا کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ جی میں نے کوئی ارادی اور غیر ارادی طور پہ ایسی کوئی بات نہیں کی ہے لیکن اب ظاہر ہے اب دوسرے ممبر صاحب بھی کہہ رہے ہیں کہ جی کوئی اس طرح Incident ہوا ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو آپ کمیٹی میں اس کو بھیج دیں۔

وزیر محنت و افرادی قوت: تو اس، بالکل مجھے کوئی وہ نہیں ہے لیکن میں ویسے ہی کہہ رہا ہوں کہ اگر ممبر اگر زیادہ اصرار کر رہا ہے تو Good, otherwise انہوں نے معذرت مانگ لی ہے تو میرے خیال سے پھر اتنا زیادہ وہ نہیں ہونا چاہیئے، میں مشکور رہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ریاض شاہین صاحب۔

جناب محمد ریاض: سر، شوکت صاحب نے جو بات کی، اس کے ساتھ میں متفق ہوں، جو اس نے ایس ڈی او کے بارے میں بات کی تھی تو فدا صاحب وہاں پر بیٹھا تھا، میں نے بتا دیا کہ مجھے یہ پتہ نہیں ہے، اس سے پہلے میرے ساتھ میرا Colleague ہے، اس کا تعلق پاڑاچنار سے ہے، ایم پی اے میاں اقبال، اس نے مجھے Call کی تھی کہ اس کے سلسلے میں آپ بھی ایم پی اے ہیں، میں بھی ہوں، یہ سر، اس سلسلے میں اس نے مجھے Call کی تھی کہ آپ چلے جائیں، کیونکہ میرا Colleague ہے، اس نے Call کی تھی، اس کے Through میں وہاں پر گیا تھا سر، اس سے پہلے یہ جو ہے اس کا تبادلہ جو ہو گیا تھا، الیکشن کے درمیان ہوا تھا، وہ جو کہہ رہا ہے کہ الیکشن کے درمیان اس کا تبادلہ نہیں ہو سکتا، یہ بھی الیکشن کے درمیان اس کا تبادلہ ہو چکا ہے، میں نے بعد میں بتا دیا تھا، اگر آپ چاہیں تو اس کو Dismiss بھی کر لیں لیکن کم از کم ہماری عزت کا تو خیال رکھنا چاہیئے۔ پھر فدا صاحب وہاں پر تھے، اس کی جو حرکات ہیں، اس کے ساتھ تو سر میں اس طرح اگر ہر کسی کو اس طرح چھوڑا جائے تو پھر تو ہمارے اس ایوان کا کچھ بھی نہیں رہا سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت و افرادی قوت: سر، میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اگر سیکرٹری صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ میرے سے ایسی کوئی بات نہیں ہوئی ہے لیکن Any how کوئی ایسی بات ہوئی بھی ہے تو معذرت بھی جو انہوں نے مانگ لی ہے، اگر ہم نے اس کو پریویلج کمیٹی میں بھی بھیجنا ہے تو وہاں بھی تو یہی ہو گا، وہ زیادہ تر یہ ہو گا کہ وہ کہیں گے جی، معذرت چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، ہمارے دو آنریبل ممبرز نے اس پہ وہ کی ہے تو اس کو اگر وہ Stress کر رہے ہیں تو کمیٹی میں بھیج دیں، پھر کمیٹی میں وہ کر لیں ٹھیک ہے ہمارے۔

وزیر محنت و افرادی قوت: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ کمیٹی میں اس لئے ضرورت نہیں ہے کہ انہوں نے پہلے سے ہی کہہ دیا ناں، کہ معذرت مانگ لی تو جب معذرت مانگ لی تو اس کے بعد تو میرے خیال سے پریویلج کمیٹی میں کیا ہوتا ہے وہاں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پھر جی، پھر کمیٹی میں وہ معذرت کر لیں پھر۔

وزیر محنت و افرادی قوت: ٹھیک ہے، بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کمیٹی میں، جی جی، میں، ایک منٹ، ریاض صاحب۔

Is it the desire of the House that the privilege motion No. 175, moved by the honorable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the Committee concerned.

دوسری ایک چیز کی میں ابھی وضاحت کر دوں، ہمارے آنریبل ممبر میاں نثار گل صاحب کہہ رہے ہیں کہ Rules میں ہے، تو میں ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ Rule مجھے بتادیں کہ منسٹر کے جواب کے بعد کیسے میں ان کو موقع دوں؟ تو وہ مجھے وہ Rule next time بتادیں، ہمیشہ وہ ایسی باتیں کرتے ہیں منور خان صاحب اور میاں نثار گل صاحب اور پھر اٹھ کر چلے جاتے ہیں، تو وہ مجھے وہ Rule بتائیں گے کہ کس Rule کے تحت وہ بات کر رہے تھے؟

تحریک التواء

Mr. Deputy Speaker: Item No. 6. 'Adjournment Motions': Ms. Asia Asad, MPA, and Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move their identical adjournment motion No. 409 and 410, one by one, respectively. Ms. Asia Asad, MPA.

محترمہ آسیہ اسد: شکریہ سپیکر صاحب۔ اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ تقریباً تین چار سال قبل خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن نے اے ایس آئی اور تحصیلدار / نائب تحصیلدار کی پوسٹوں کے لئے ٹیسٹ اور انٹرویوز ہوئے تھے مگر آج تک ان کی اپوائنٹمنٹ نہیں ہو سکی، لہذا اس اہم مسئلے کو حل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسز نگہت یاسمین اورکزئی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، کیونکہ اس میں اس کا تھوڑا سا پھر Back ground بھی بتادوں، پہلے میں یہ پڑھ لوں جناب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں جی، میڈم! اس پہ نہیں، Background نہ بتائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ تقریباً تین چار سال قبل خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن نے اے ایس آئی اور تحصیلدار / نائب تحصیلدار کی پوسٹوں کے لئے ٹیسٹ اور انٹرویوز لئے تھے مگر آج تک ان کی

اپوائنٹمنٹ نہیں ہو سکی، لہذا جس کی وجہ سے امیدواروں میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں تھوڑا سا اس پہ بول لوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں جی، یہ ہے کہ یہ آپ کی ایڈ جر نمنٹ موشن ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اچھا، آپ پہلے ایڈمٹ کروالیں، ٹھیک ہے، Okay, Okay ji.

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں، اس کے بعد ویسے بھی وہ سب کے لئے

Is it desire of the House that the identical adjournment motion, moved by the honorable Member, may be adopted for detailed discussion, in the House, under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. دا بس منظور شو جی۔ نہیں جی،

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 7. 'Call Attention Notices': Ms. Samar Haroon Bilour, MPA, to please move her call attention notice No. 2253.

محترمہ ثمر ہارون بلور: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ میں وزیر برائے محکمہ بلدیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House، خاموشی۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: میں وزیر بلدیات کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتی ہوں جو کہ یہ ہے کہ مسیحی برادری ہمارے معاشرے کا ایک اہم حصہ ہیں اور ان کے مسائل کا حل ہماری اولین ترجیح ہونا چاہیئے، میرے حلقے میں واقع تیل گودام کے نزدیک بیرونی کوہاٹی گیٹ کے سامنے ایک ڈیڑھ سو سال پرانی مسیحی برادری رہائش پزیر ہے جو کہ سینٹ جانز سکول اور چرچ کے ساتھ منسلک ہے اور انتہائی خستہ حال ہونے کے باوجود یہاں کے رہائشی باقاعدہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو کرایہ دیتے ہیں، اب ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ان رہائشیوں کو اپنے گھر سے بے دخل کرانا چاہتی ہے جس کی وجہ سے دو سو (200) کے قریب خاندان بے گھر ہونے کا خدشہ ہے۔ یہ خاندان انتہائی غربی کی زندگی گزار رہا ہے، ان غریب رہائشیوں کے مسائل بڑھانے کی بجائے حکومت کو چاہیئے کہ ان کا کوئی Permanent حل نکالا جائے۔ تھینک یو۔

Mr. Deputy Speaker: Cconcerned Minister to respond.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، پہلی بات تو یہ ہے کہ جو میڈم کو خدشہ ہے، اس ایوان کو میں یقین دلاتا ہوں کہ ان کو نہ چھیڑا جا رہا ہے، نہ ایسی کوئی Proposal ہے کہ ان کو وہاں سے بے دخل کیا جا رہا ہے، یہ انہی کے لئے بنے ہیں، مسیحی کوارٹرز اور ان شاء اللہ تعالیٰ ان کا ہم احترام بھی کریں گے، ان کو بہتر کرنے کی بھی کوشش کریں گے۔ تو یہ اس طرح کا کوئی اس طرح نہیں ہے، میں یقین دلاتا ہوں کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی، ان شاء اللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: تھینک یو شوکت صاحب، پہلے تو میں ریکارڈ پہ اس بات کو سپیکر لے آؤں کہ مجھے Written Answer نہیں ملا محکمے کی طرف سے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کال اٹنشن، میڈم کال اٹنشن کا Answer نہیں ہوتا۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: مطلب، دیکھیں جن لوگوں کو، یہ خدشہ ہے جن کے پیچھے وہ محکمہ آ جا رہا ہے تو منسٹر کیونکہ لوکل گورنمنٹ ہے نہیں، میں پھر ریکویسٹ کروں گی کہ ہمیں ایک Written وہاں کی طرف سے ایک چیز ملے تاکہ جب وہ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ جائیں، ہم ان کو دکھائیں، کیسے پچھلے دو تین مہینے میں چھ چھاپے ان کے اوپر پڑ چکے ہیں؟ تو وہ لوگوں کو Harassment کی طرح ایک وہ Face کر رہے ہیں، وہ انتہائی کمزور لوگ ہیں، وہ پولیس سے بھی ڈرتے ہیں، محکموں سے بھی ڈرتے ہیں، آپ بتائیں اس کا ہم کیا حل نکالیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، یہ آپ کا کال اٹنشن نوٹس ہے، وہ آپ نے لیا اور منسٹر صاحب نے Respond کیا ہے، اگر آپ کو کوئی ایشو ہے یا کچھ لوگ کوئی کہہ رہے ہیں تو وہ ڈیپارٹمنٹ سے رجوع کریں اور وہ چیز آپ کو دیں، اگر وہ کوئی اس میں غفلت کر رہے ہیں یا ان کو سپورٹ نہیں کر رہے ہیں تو پھر اس پہ منسٹر صاحب سے بات کریں گے جی۔

Thank you. Mr. Waqar Ahmad Khan, MPA, to please move his call attention notice.No. 2305. Waqar Ahmad Khan Sahib.

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ محکمہ صحت میں ڈاکٹرز کی مختلف کیڈرز میں ایک ہزار سے زیادہ پوسٹیں خالی ہیں اور پچھلے دو سالوں سے سلیکشن بورڈ کی کوئی میٹنگ

نہیں ہو رہی، جس کی وجہ سے تمام ڈاکٹرز کی ترقیاں رکی ہوئی ہیں۔ پوری دنیا کے ساتھ ساتھ پاکستان بھی بد قسمتی سے کورونا کی شدید لپیٹ میں ہے اور اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم کے بعد ڈاکٹرز اور دوسرے ہیلتھ ورکرز کا کردار اس سلسلے میں بہت زیادہ اہم ہے، لہذا میری گزارش ہو گی کہ اگر حکومت ڈاکٹرز کو مزید کچھ مراعات نہیں دے سکتی تو کم از کم ان کے جائز حقوق تو وقت پر دے دیں تاکہ یہ لوگ دلجمعی کے ساتھ کام کر کے انسانی جانوں کے بچانے میں اپنا کردار ادا کر سکیں، جناب سپیکر صاحب۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Ji, concerned Minister, to respond. Shaukat Yousafzai Sahib. Ji, Shaukat Yousafzai Sahib.

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: جناب سپیکر، جہاں تک PSB (Provincial Selection Board) کا تعلق ہے، انہوں نے بڑا اچھا پوائنٹ اٹھایا ہے لیکن میں ان کے نالج میں لانا چاہتا ہوں کہ جناب سپیکر، پچھلے 2021 میں تین مرتبہ PSB کی میٹنگ ہوئی ہے، ایک جنوری میں ہوئی ہے، ایک اگست میں ہوئی ہے، دسمبر میں ہوئی ہے، تو یہ تین PSBs ہوئی ہیں، تقریباً Three hundred ڈاکٹرز جو Promote ہو چکے ہیں، اس میں اگر ان کو تعداد چاہیئے وہ بھی میرے پاس ہے، میں آپ کو بتا دوں کہ جناب سپیکر۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: جناب سپیکر، اس میں Three hundred ڈاکٹرز جو ہیں وہ Promote ہو چکے ہیں اور ابھی مزید ورکنگ پیپر بھی تیار ہے اور تقریباً بہت سارے ڈاکٹروں کی پروموشن Pipeline میں ہے، وہ بھی ہو جائے گی۔ جو ہوئے ہیں ابھی تک جناب سپیکر، اٹھارہ ڈاکٹرز جو ہیں وہ اٹھارہ سے انیس میں گئے ہیں اور اسی (80) ڈاکٹرز جو ہیں وہ انیس سے بیس میں گئے ہیں۔ ایک سو بیس (120) جو ہیں وہ اٹھارہ سے انیس اور پھر بیس میں Promote ہو چکے ہیں، تو یہ Already یہ پراسیس ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر، ایک اور چیز میں آپ کو بتاؤں کہ صرف یہ نہیں ہے کہ ڈاکٹرز کی پروموشن ہو رہی ہے بلکہ تین ہزار نو سو (3900) پیرا میڈیکس کی بھی پروموشن ہو رہی ہے جناب سپیکر، اور ان شاء اللہ تعالیٰ ان کو سولہ، سترہ، انیس اور چودہ گریڈ میں ان کی پروموشن ہو رہی ہے، تین ہزار نو سو (3900) پیرا میڈیکس ہیں، تو مطلب ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ پیرا میڈیکس کی بھی ہو رہی ہے، تو انہوں نے کہا کہ PSB دو سالوں سے نہیں ہو رہی ہے، تو میں آپ کو بتاؤں کہ 2021 میں تین PSBs ہوئی ہیں جو On record ہیں اور اس کی میں آپ کو Date بھی دے سکتا ہوں۔ تو جناب سپیکر، ایسا نہیں ہے کہ ڈاکٹروں

کی وہ پروموشن روکی گئی ہے بلکہ اس وقت جو ورکنگ پیپر تیار ہو رہا ہے، اس میں بہت سارے ڈاکٹرز کی پروموشنز جو ہیں وہ بھی ابھی Pipeline میں ہیں، تو اس سے ایک تو یہ ہے کہ جو ڈاکٹروں کا جو انہوں نے کہا کہ ان کے اندر کوئی Frustration یا وہ بھی ان شاء اللہ اس کے ساتھ ختم ہو جائے گا، ہمیں بالکل ڈاکٹروں کی ضرورت ہے، ہم ان کو سپورٹ کرتے ہیں اور ڈاکٹروں نے جو کورونا کی سیچوایشن میں ڈاکٹرز، پیرامیڈیکس، انہوں نے بہت ہی انتہائی اہم Role ادا کیا ہے اور ہم ان کی خدمات کو جناب سپیکر، خراج تحسین بھی پیش کرتے ہیں اور ان کا جو حق بنتا ہے، ان شاء اللہ ان کو ضرور ملے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں فیصل زمان صاحب کو یہاں پہ Production order پہ اسمبلی آنے پہ ویلکم بھی کرتا ہوں اور خوش آمدید کہتا ہوں جی، فیصل زمان صاحب ہمارے Production order پہ Produce ہوئے ہیں جی۔

(تالیاں)

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا بچوں کا تحفظ اور فلاح و بہبود مجریہ 2022 کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 8: Honorable Minister for Social Welfare, to please introduce before the House "The Khyber Pakhtunkhwa, Child Protection and Welfare (Amendment) Bill, 2022", in the House. Shaukat Yousafzai, Sahib.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour and Culture): Janab Speaker, on behalf of honourable Chief Minister, no, sorry. Honourable Minister for Zakat, Ushr, Social Welfare, to interoduce "The Khyber Pakhtunkhwa, Child Protection and Welfare (Amendment) Bill, 2022", in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پریس، اخبارات، نیوز ایجنسیز اور کتب رجسٹریشن مجریہ 2022 کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 9: Minister for Parliamentary Affairs, on behalf of honourable Chief Minister, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Press, Newspapers, News Agencies and Book Registration (Amendment) Bill, 2022. Honorable Minister for Parliamentary Affairs.

Mr. Shaukat Ali Yousafzia (Minister for Labour and Culture): Janab Speaker, on behalf of Chief Minister, I introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Press, Newspaper, News Agencies and Book Registration (Amendment) Bill, 2021, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

تحریک التواء نمبر 408 پر قاعدہ 73 کے تحت بحث

Mr. Deputy Speaker: Item No. 10: Mr. Khushdil Khan Advocate, MPA, to please start discussion on your adjournment motion No. 408, admitted for detailed discussion, under rule 73.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب ڈیرہ مننہ۔ میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ 4 مارچ 2022 کو نماز جمعہ کے دوران جامع مسجد میں ہونے والے خودکش حملہ دہشت گردی اور بدامنی کی نئی لہر کی طرف لے جا رہا ہے۔ مذکورہ خودکش دھماکے میں اس وقت انسٹھ (59) سے زیادہ معصوم نمازی شہید اور سو (100) تک زخمی ہوئے، اس انسانیت سوز اور دلخراش واقعے نے سارے پشاور کو ایک بار پھر افسردہ کر دیا، جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک طرف وزیر اعظم دعویٰ کرتا ہے کہ ہمیں معلوم ہے کہ دہشت گرد کہاں سے آتے ہیں اور پھر دیر کس بات کی ہے کہ پاکستان کی طاقتور سیکورٹی ایجنسیاں ان کے خلاف عملی اقدامات نہیں اٹھاتیں اور ان کو کیفر کردار تک کیوں نہیں پہنچاتیں؟ جناب سپیکر صاحب! ہمارے آئین کے آرٹیکل 37 Article 9, read with article یہ Fundamental rights ہیں کہ حکومت کا آئینی، قانونی اور اخلاقی فرض ہے کہ وہ اپنے باشندے کو، اپنے شہری کو تحفظ فراہم کرے گی لیکن افسوس کی بات ہے کہ موجودہ حکومت اس آئینی، قانونی اور اخلاقی فرض ادا کرنے میں مکمل طور ناکام ہو چکی ہے، آپ اس سانحہ کو دیکھیں کہ اس میں اب تک اڑسٹھ (68) سے زیادہ قیمتی اور معصوم جانیں ضائع ہو چکی ہیں اور (100) سو سے زیادہ زخمی ہو چکے ہیں، ان کے بیٹے ان کے وارثان کیا سوچیں گے، کیا وہ کہیں گے اور اب تک اس میں کیا پیش رفت ہوئی ہے؟ اس کے علاوہ اگر آپ باجوڑ کے حالات دیکھیں، آپ وزیرستان جنوبی اور شمالی وزیرستان کے حالات کو دیکھیں تو انسان کیا سوچے گا؟ کسی ملک کے اور صوبے کی ہر جگہ ترقی اور خوشحالی کے لئے امن وامان کے بغیر ناممکن اور ضروری ہے لیکن افسوس کہ اس ملک میں اس طرف کوئی توجہ نہیں دیتے ہیں، اس سے پہلے ہم Target killing کی طرف دیکھیں تو آئے روز اس میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، یہاں پر ہماری اقلیت کو بھی تحفظ حاصل نہیں ہے۔ کچھ عرصہ پہلے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House نگہت اور کزئی صاحبہ، آپ اپنی سیٹ پہ چلی جائیں۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: پہلے کرسچن کمیونٹی کے پادری۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین صاحب، یہ سن لیں، بہت Important ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: پادری ویلیم سراج سمیت کئی افراد Target killing کا نشانہ بنے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کافی Important ہے، ابھی یہ سن لیں سب جی۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: دوسری طرف اگر اور جرائم کو دیکھیں، ڈکیتیاں آئے دن ہوتی رہی ہیں، اگر ہم اغواء کی طرف دیکھیں، ہم چھوٹے بچوں کی زیادتی کی طرف دیکھیں، اس کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں کرتے ہیں، بس پولیس روٹین میں جو کارروائی کرتی ہے، وہ کر جاتی ہے اور پھر ہمیں پتہ ہی نہیں چلتا ہے کہ اس کیس کی تفتیش کہاں تک پہنچ گئی، اس میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے، اس میں کتنے لوگوں کو گرفتار کر کے چالان میں پیش کیا گیا ہے اور کتنے لوگوں کو سزا دی گئی ہے؟ کسی کو پتہ نہیں ہوتا ہے۔ جو بھی واقعہ، خودکش دھماکہ ہو جاتا ہے، Target killing ہو جاتی ہے، جو بھی بس پانچ چھ دن کے بعد پھر خاموش ہو جاتے ہیں۔ جناب عالیٰ، ایک طرف ہماری طاقتور سیکورٹی ایجنسیاں، سوال یہی پیدا ہوتا ہے اور ایک سوالیہ نشان ہے کہ وہ کیا کرتی ہیں؟ اور پھر جب وزیراعظم ایک ملک کا وزیراعظم یہ دعوی کرتا ہے کہ ہمیں پتہ ہے کہ لوگ کہاں سے آتے ہیں تو پھر آپ خاموش کیوں ہیں؟ پھر وہ کون سی وجوہات ہیں جو آپ کھل کر بات نہیں کرتے ہیں؟ جب آپ کو پتہ ہے کہ ہمیں معلوم ہے، پھر آپ کی آئینی ذمہ داری بنتی ہے، جب آپ کو معلوم ہے، پتہ ہے تو آپ ان کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کرتے ہیں، پھر آپ ان سیکورٹی ایجنسیوں سے پوچھتے کیوں نہیں ہو؟ جب آپ کو معلوم ہے تو پھر آپ کی سیکورٹی ایجنسیوں کو بھی معلوم ہو گا کہ لوگ کہاں سے آتے ہیں، کہاں یہ لوگ ہوتے ہیں اور کس کے لئے آتے ہیں، تو پھر آپ خاموش کیوں ہیں؟ یہ تو آپ اس عوام کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں، جب آپ عوام کو تحفظ فراہم نہیں کر سکتے ہیں تو آپ آئین کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور جب آپ آئین کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو پھر آپ اپنے Oath کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور اگر آپ نہیں کر سکتے ہیں تو پھر آپ کو چاہیئے کہ آپ مستعفی ہو کر کسی اور کو حوالہ کر لیں تاکہ اس غریب عوام کے کچھ کرنے کے لئے تحفظ کر لیں، امن فراہم کر لیں، تو یہی میرا مطلب ہے کہ اس پر ایکشن لینا چاہیئے اور جتنی اس میں پیش رفت ہوئی ہے، وہ رپورٹ اسمبلی کو پیش کی جائے۔ تھینک یو، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اچھاجی، میرا نمبر، آپ نے تو کہا تھا کہ تیسرا نمبر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کا ہے ناں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اوکے جی۔

ہم امن چاہتے ہیں مگر ظلم کے خلاف
گر جنگ لازمی ہے تو پھر جنگ ہی سہی

جناب سپیکر صاحب، پہلے کچھ مدت، مطلب ہمارا ملک اس دہشت گردی، Target killing اور اس سے کچھ مدت، تین سال تو وہ آرام سے رہا، لوگ اپنے اپنے کاروبار میں مشغول ہو گئے، بچے آرام سے سکول جانا شروع ہو گئے، مسجدوں میں باقاعدہ نماز امن سے اور بڑے سکون سے پڑھی جاتی تھی لیکن جناب سپیکر صاحب، جب کوئٹہ میں یہ واردات شروع ہوئی اور ابھی بھی کوئٹہ میں، بلوچستان میں یہ وارداتیں ہو رہی ہیں، پھر اس کے بعد اے پی ایس کے بعد یہ اندوہناک واقعہ جو کہ کوچہ رسالدار میں پیش آیا اور جناب سپیکر صاحب، چونکہ جو رات قبر میں ہے وہ رات نہ تو بستر میں ہے اور جو رات بستر میں ہے وہ رات قبر میں نہیں ہے، تو میں علی الاعلان ان دہشت گردوں کو پکار کر کہتی ہوں، جنہوں نے میرے معصوم اور بے قصور سو(100) سے زائد نمازیوں کو شہید کیا، دو سو(200) سے زائد لوگ جو ہیں تو وہ زخمی ہوئے، جناب سپیکر صاحب، اس بچی کا کیا قصور اور اس ماں کا کیا قصور کہ جو دو دن پہلے ہاسپیٹل میں پیدا ہوئی اور باپ اپنی ڈیوٹی نبھانے کے لئے پولیس کا جو سپاہی ہے، وہ آیا اور اس کو ان ظالم دہشت گردوں کو جن کا نہ کوئی مسلک ہے، جن کا نہ کوئی ایمان ہے، جن کا نہ کوئی واسطہ ہے اسلام کے ساتھ، جن کا نہ کوئی فرقہ ہے، جن کا نہ کوئی ایمان ہے، صرف اگر چیز ہے تو وہ ان کا ضمیر ہے جو یہ بیچ چکے ہیں، میں ان کو کسی فرقے کے ساتھ، میں ان کو کسی مسلک کے ساتھ، میں ان کو کسی مسلمانی میں شمار ہی نہیں کرتی ہوں، یہ جہنمی لوگ ہیں، جونہی یہ دھماکے کرتے ہیں اسی وقت یہ ساتھ ہی جہنم پہنچ جاتے ہیں، یہ حوریں شوریں اور یہ شراب کے پیالے جوان کا Brain wash کر کے ان کو بتایا جاتا ہے جناب سپیکر صاحب، یہ کوئی بھی نہیں ہے، سیدھا جہنم میں جاتے ہیں، یہ کوئی ایسے لوگ نہیں ہیں کہ جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم دھماکے کریں گے اور ہم ہزاروں لوگوں کی تعداد میں جانیں لیں گے، معصوم بچوں سے ان کے والدین چھینیں گے، باپ سے جو ہے تو وہ اولاد چھینیں گے، بیویوں سے سر کی چادریں چھین لیں گے، ماؤں سے ان کی گودیں

اجاڑ دیں گے، تو یہ سیدھا جہنم کے لوگ ہیں جناب سپیکر، لیکن جناب سپیکر صاحب، مجھے ایک بات آپ کے توسط سے یہ بات ضرور کرنی ہے کہ جو پولیس میری ہے، جو اس ہاؤس کی پولیس ہے، جو عوام کی پولیس ہے، جو خیبر کی پولیس ہے، ان کے لئے تنخواہیں تو پنجاب سے کم ہیں، ان کو اگر آپ کو پتہ نہ ہو تو میں آج On record یہ بتادوں کہ ان کو صرف چھ سو ساٹھ (660) روپے مہینے کے کھانے کے ملتے ہیں، یعنی کہ اکیس روپے روز تین Meals کے لئے، یعنی سات روپے فی Meal کے لئے، صبح ناشتے کے لئے سات روپے میں وہ کیا کریں گے ؟ دوپہر کے کھانے میں وہ سات روپے میں کیا کریں گے ؟ رات کے کھانے میں وہ سات روپے میں وہ کیا کریں گے ؟اور آپ ان سے ڈیوٹی، آپ اور ہم ان سے اپنی حفاظت کی ڈیوٹی بہتر بہتر (72 / 72) گھنٹے لیتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، گورنمنٹ یہ کہتی ہے اور خاص طور پہ جو ایک مذاق بنا ہوا ہے، میں اس کا نام بگاڑنا نہیں چاہتی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کوئی اگر کسی کا نام غلط انداز میں پکارے گا تو وہ پھر اس کا اور میرا معاملہ ہو گا لیکن ہمارے آنریبل وزیر داخلہ شیخ رشید کہتے ہیں کہ سب کچھ پتہ چل گیا ہے، سب کچھ پتہ چلنے کے بعد خبر آتی ہے کہ سہولت کار مارے گئے، کیوں مارے گئے ؟ ان کو پکڑا کیوں نہیں گیا؟ اور جب آنریبل شیخ رشید صاحب کو سب کچھ پتہ ہے، جب ہمارے پرائم منسٹر کو سب کچھ پتہ ہے کہ ہمیں پتہ ہے کہ یہ کون لوگ ہیں تو عوام کے سامنے کیوں نہیں لے کر آتے ؟ تاکہ سب سے پہلے تو میں اپنا دل ٹھنڈا کروں، ایک ایک کو اگر پچاس پچاس گولیاں نہ ماروں، ایک ایک دہشتگرد کو، ایک ایک سہولت کار کو، کیونکہ یہ وہ سہولت کار ہیں کہ جو پیسوں کے لئے بکتے ہیں، یہ وہ دہشتگرد ہیں کہ جو پیسوں کے لئے اپنی جانیں قربان، جانیں جہنم واصل کرتے ہیں، میں بالکل خوشدل خان صاحب کو سیکنڈ کرتی ہوں کہ ان دہشتگردوں کو جن کی پہچان ہو جاتی ہے وہ ہمیں کیوں نہیں بتائی جاتی ؟ کیا ہم عوام نہیں ہیں ؟ کیا کل کو ہم پہ یہ خود کش آ نہیں سکتے ہیں ؟ لیکن جناب سپیکر صاحب، نہ تو میں کسی خود کش سے ڈرتی ہوں، پہلے بھی دو میرے پیچھے آئے تھے اور وہ جہنم واصل راستے میں ہی ہو گئے تھے لیکن میں نہ موت سے ڈرتی ہوں اور نہ موت سے کسی مسلمان کو ڈرنا چاہیئے، ببانگ دہل ان دہشگردوں کے خلاف ہمارے لئے جہاد اب فرض ہو چکا ہے کہ ہم ان دہشتگردوں سے برسرپیکار ان کے سامنے لڑیں اور ان کو جہنم واصل کریں، کیونکہ ہماری سرکار بھی ہم سے چھپاتی ہے، ہماری سرکار بھی ہمیں اعتماد میں نہیں لیتی ہے، ہمارے وزیر

داخلہ بھی ہمیں اعتماد میں نہیں لیتے ہیں، ہمارے جو اور لوگ ہیں، وہ بھی ہمیں اعتماد میں نہیں لیتے ہیں اور جناب سپیکر صاحب، مجھے یہ بتائیں چونتیس پینتیس (35 / 34) ناکوں سے گزر کر یہ آتے کیسے ہیں؟ ہم تو اگر گاڑی میں بھی جا رہے ہوں، ایم پی اے کا بورڈ لگا ہوتا ہے، ساتھ گارڈ ہوتا ہے، اس کے باوجود ہمیں ٹھہرایا جاتا ہے اور یہ ہمارا فرض ہے، کیونکہ دہشتگرد کسی بھی بھیس میں آ سکتے ہیں کہ ہم کھڑے ہوں، ہم اپنی گاڑی کی بھی تلاشی دیں اور ہم اپنے آپ کو بھی Recognize کروائیں اور وہ ہمیں Recognize کریں کہ ہم پر امن شہری ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، یہ پینتیس (35) ناکوں سے، چونتیس (34) ناکوں سے یہ دہشتگرد جب آتے ہیں تو یہ کہاں سے آتے ہیں؟ مجھے آج اس کا جواب چاہیئے ہو گا اور میں یہ جواب جانے بغیر یہاں سے نہیں اٹھوں گی کہ میرے یہ جو کوچہ رسالدار، کوچہ رسالدار میں جو حادثہ ہوا، یہ ہمیں لڑوانے کی سازش تھی، یہ سنی فساد، سنی اور شیعہ فساد کی سازش تھی جو کہ خیبر پختونخوا میں ان کی یہ ناکامی ہو گی، کیونکہ یہ ناکام ہیں، کیونکہ یہاں پہ ہماری رشتہ داریاں ہیں، کیونکہ ہماری یہاں پہ دوستیاں ہیں اور ان لوگوں کو پتہ ہی نہیں ہے کیونکہ بیرون ملک سے فنڈز آتے ہیں، ان کو دیئے جاتے ہیں، ان کے جو بھی سہولت کار ہیں، ان کو دیئے جاتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں اے پی ایس کے واقعے کی ابھی تک ہمیں سمجھ نہیں آئی ہے کہ کیا ہوا اور کیا نہیں ہوا، کیسے دہشتگرد اندر گئے، کیسے وہاں پہ اسلحہ Dump ہوا اور کیسے دہشتگرد آئے اور کیسے میرے معصوم ایک سو ساٹھ (160) بچوں کی جانیں چلی گئیں؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم، Windup کڑئ جی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: بس سر، ایک دومنٹ تو دے دیں، سر اتنا Important وہ چل رہا ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: کیونکہ آپ کے باقی ممبرز بھی بات کریں گے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: ٹھیک ہے، اور جناب سپیکر صاحب، پھر کوچہ رسالدار میں جو واقعہ ہوتا ہے، یہاں پہ وہ دیدہ دلیری سے رکشے سے اترتے ہیں، دو سہولت کار ہوتے ہیں، ایک بمبار ہوتا ہے، فائرنگ کرتے ہیں، دو پولیس والوں کو، ایک کو شہید کرتے ہیں، ایک کو زخمی کرتے ہیں اور میں آپ کے توسط سے جناب سپیکر صاحب، گیلری میں پولیس کے نمائندے موجود ہیں کہ ان کے لئے باقاعدہ طور پہ جیکٹس بنائے جائیں، بلٹ پروف جیکٹس بنائے جائیں، ان کی پوری وردی کو بلٹ پروف بنایا جائے ورنہ اب تو ہم کہیں سے بھی محفوظ نہیں ہیں۔ کل میرے گھر ایک بندہ آیا، سپیشل برانچ کا، کہ بھئی

Threats ہیں اور ہم نے وہ جگہیں، گورنمنٹ کیمرے لگوائے ناں، میرے گھر کے سامنے کیمرے لگوائے، میں کیوں کیمرے لگواؤں؟ اگر گورنمنٹ کو میری اتنی پرواہ ہے تو میرے گھر کے سامنے کیمرے لگائے ناں، آپ میرے متعلقہ تھانے کو ہدایات جاری کریں ناں کہ گشت کریں آپ، وہ تو ہمارے تھانے کے لوگ شادی ہالوں میں بیٹھ کر کھانے کھا رہے ہوتے ہیں اور جو حساس رہائش گاہیں ہیں، ان کو کوئی پوچھ بھی نہیں رہا ہوتا ہے، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہیں پہ Windup کروں گی کہ:

ے میرے حجرے میں نہیں، کہیں اور رکھ دو۔
میرے حجرے میں نہیں، کہیں اور رکھ دو۔
آسماں لائے ہو، لے آؤ زمین پر رکھ دو۔
آسماں لائے ہو، لے آؤ زمین پر رکھ دو۔
میرے حجرے میں نہیں، کہیں اور رکھ دو۔
شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جناب سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر صاحب، شکریه جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، ستاسو ډیره شکریه۔ د خوشدل خان ډیره شکریه چې موشن ئے راؤړو، پکار خو دا وه چې د دهماکې نه پس Next زمونږ سیشن وو او ما ریکویسټ هم اوکړو، نورو ممبرانو هم ریکویسټ اوکړو او پکار دا وه چې په دې موضوع مونږه خبره کړے وے، بدقسمتی دا ده چې نن هم چې زه د حکومت بینچونو ته ګورم نو یو یو پاخی او مخا مخ ټول بینچونه خالی شو، او دا ارادتاً دوئ دا کار کوی، پکار خو دا ده چې په ایجنډا باندې نن موشن وو چې دلته آئی جی صاحب ناست وے او پکار خو دا وه چې دلته سی ایم صاحب ناست وے او پکار خو دا وه چې کم از کم، مونږ تنقید نه کوؤ خو د حکومتونو سنجیدګئ او غیر سنجیدګئ به څه پیمانه وی، مونږ به په څه پیمانه باندې ناپ کوؤ؟ خو زما خیال دا دے چې دا غیر سنجیده رویه افسوسناکه ده خو جناب سپیکر، مونږ سیاسی کارکنان یو، اپوزیشن کښې یو او دا زمونږ ملګری دی، دا په حکومت کښې دی۔ جناب سپیکر، زما ستاسو د کرسئی نه هم ډیره لویه ګیله ده چې زه نن

د ټولې صوبې خلقو ته وئيل غواړمه چې د يو يو کور نه اووه اووه جنازې پورته شوې، نن هم په ايجنډا باندې آخيری پوائنټ چې دے هغه په دهماکه باندې بحث دے، نو دا فيصله زه نه کومه، دا فيصله زه د صوبې اولس ته پرېږدمه چې آيا که حکومت غير سنجيده دے نو زه ډير په معذرت سره دا خبره کوم چې د سپيکر دا کرسئی چې ده، دا خو نه د حکومت ده او نه د اپوزيشن ده، دا کرسئی د صوبې په دې اهمه مسئله باندې څومره سنجيده ده؟ دا فيصله هم جناب سپيکر، زه د صوبې په عوامو پرېږدم جناب سپيکر. جناب سپيکر، حقيقت دا دے چې د پينځه څلويښت کالو نه په پښتون بيلټ کښې، په پښتون بيلټ کښې Target killing دے، اغواء برائے تاوان دے، بهته خوری ده، خود کش دهماکې دی او دا سلسله روانه ده چې دا مونږ بار بار دا خبره کوؤ چې په دې خاوره دهشتگردی ده، دهشتگرد دی، بيا بيا منظم کيږی، ژوند ئے د دې خاورې مفلوج کړے دے، نظام ئے د ژوند ختم کړے دے جناب سپيکر، او عجيبه خبره دا ده چې نعره د مذهب وهی، نامه د مذهب اخلی، نعرئے تکبير الله اکبر، جماعت ته به ځی، د جمعې په ورځ به خود کش دهماکه کوی او د جماعت نه به قصاب خانه جوړيږی، قصاب خانه، جناب سپيکر، دا خو د ظلم تسلسل دے، د ظلم دې تسلسل جناب سپيکر، دومره بې حسی پيدا کړه، دومره بې حسی چې مونږه ئے بې حس کړو. باوجود دې نه چې د دې خاورې خلق په جنازو پورته کولو ستړے شو، راشئ نن د هغه ماشومانو فرياد ونه واؤرئ چې د هغوی پلاران شهيدان شو، راشئ نن د هغه بچو بچيانو چغې سورې واؤرئ چې په يو يو کور کښې ورته پينځه پينځه او نهه نهه لاشونه راغلل، پراته شو ورته، جناب سپيکر، مونږ حيران په دې خبره يو چې دومره غير سنجيده وفاقی وزيران چې دلته دهماکه اوشوه، يو وفاقی وزير وائی چې دا ډيره موده پس بهرنے ټيم پاکستان ته راغلے دے، دا کرکټ پرې پيرزو نه دے، يا هلکه! دا کرکټ خو په پنجاب کښې دے، دا دهماکه ولې پيښور کښې ده؟ زه دا خبره نه کوم چې پنجاب کښې دې دهماکه وی، مونږ دا خبره هم نه کوؤ، هيڅ ځائے کښې دې دهشتگردی نه وی خو دا مذاق نه دے، دا مسخره نه ده؟ او جناب سپيکر، دا مسخرې ځکه کيږی چې نن دا هاؤس د کروړونو عوامو د دې صوبې يو منتخبه جرگه ده او راشه نن په دېکښې

حاضرئ ته اوګوره چې څومره حاضري ده جناب سپيکر؟ مونږ دا خبره هم جناب سپيکر، کوؤ چې په دې خاوره، او که حکومتونه په يو بل تنقيد کوي، ما اؤريدل چې نن هم بعض خلق په سټيج چې اودريږي د حکومت، هغه دا خبره کوي چې اے اين پی له ووټ مه ورکوئ، د اے اين پی په دور کښې دهماکې وې، دا نن د اے اين پی دور دے؟ دا د آرمی پبلک سکول واقعه د عوامی نيشنل پارټئ په دور کښې وه؟ دا نن چې په باجوړ کښې او دا نن چې په وزيرستان کښې، دا نن چې زما دې خپل دارلخلافه پيښور کښې دا پمفلټ تقسيميږی، دهمکيانې ملاويږی چې زنانه به يوازې نه ګرځی، زنانه به داسې ګرځی، زنانه به، دا د اے اين پی دور دے جناب سپيکر؟ جناب سپيکر، اول خو به، او د اول نه واخلې تر اخره پورې، په افغانستان کښې خو طالبان راغلل، اول خو ځه يا د روس حکومت وو يا به د امريکې حکومت وو، جواز به پيش شو چې او دا خو RAW کوی، دا خو موساد کوی، دا خو اين ډی ايس کوی، نن تپوس کوم د دې حکمرانانونه چې خو هلته د چا حکومت دے؟ نن دا په سوونو ارب روپئ چې د افغانستان او د پاکستان په کانټه تار اولګيدلې، دا څنګه راځی؟ جناب سپيکر، دا که RAW کوی، مونږ خو هندوستان کښې دهماکه او نه ليدله، مونږ په هندوستان کښې Target killing او نه ليدو، مونږ په هندوستان کښې په جماعتونو کښې دهماکې او نه ليدلې، جناب سپيکر، دا مذاق چې پښتنو پورې روان دے چې دلته ئے زما معاش تباه کړو، معيشت تباه شو، تجارت تباه شو، نن تاسو اوګورئ چې دې خاورې ته خو د يوې زمانې نه بيرونی سرمايه کار نه راځی، يره دا ده چې Target killing وی، خپله سرمايه دار که لږ وو که ډير وو، د بهته خورئ په وجه، د Target killing په وجه، د اغواء برائے تاوان په وجه جناب سپيکر، هغه د دې خاورې نه کډوال شو، هغه لاړل، آيا د دې ذمه دار څوک دے، دا ذمه داری به څوک قبلوی؟ او که مونږ ته يو سړے ګوته نيسی چې د عوامی نيشنل پارټئی په دور کښې دهماکې وې، زه ئے Floor of the House وايم، بيا ئے وايم خو دا به څوک نه هير وی چې عوامی نيشنل پارټی د يو Political will سره ولاړه وه او داسې لوئے لوئے خلق زمونږه دې دهشتګردو اوړل چې دا اسمبلی به ئے غړمبوله، دا که بشير بلور صاحب وو، دا که زمونږ نور ممبران وو جناب

سپیکر، مونږ سر نه دے ټیټ کړے، مونږ نن هم دا خبره کوؤ چې دا په دې خاوره د مذهب په نامه کوم یلغار روان دے، دا کومه دهشتګردی روانه ده، مونږ پرون هم دا خبره کوله چې دا طالب زما د خاورې دشمن دے، دا دهشتګرد زما دقوم دشمن دے، دا دهشتګرد په دې خاوره کښې د امن دشمن دے، دا دهشتګرد په دې خاوره کښې د ترقئی دشمن دے او دا دهشتګرد په دې خاوره کښې د ژوند دشمن دے، دا د سیاست نه بالا خبره ده۔ جناب سپیکر، زمونږ د عوامی نیشنل پارټئ دې بیانیې مونږ له ډیره زور راکړو، دا مونږ ته پته ده چې مونږ د پارلیمان نه بهر جناب سپیکر، په دې خاوره کښې د عوامی نیشنل پارټئ دا تاریخ دے چې مونږ د خپلې یوې یوې جلسې نه شپیته شپیته لاشونه پورته کړی دی خو جنګ زمونږ د قام دے، جنګ زمونږ په دې خاوره کښې د امن دے، جنګ زمونږ په دې خاوره کښې د هغه بدامنئ خلاف دے، جنګ زمونږ په دې خاوره کښې د هغه اجرتیانو خلاف دے چې لباده ئے د مذهب اغوستې ده او په دې د هغه مذهبی خلق نه خفه کیږی او نه ده پکار چې هغوی پرې خفه شی چا چې په افغانستان کښې د طالبانو د ټوپک په لار د راوستی حکومت جشن مناوؤ، دا څنګه دین دے، بیا د هغوی دین خو زمونږ اسلام دے، په ټوله دنیا کښې یو دین دے، د بل د پاره د ټوپک لاره غوره کوی او د ځان د پاره د جمهوریت لاره غوره کوی، نو پښتانه دا ډبل سټینډرډ پالیسی نه شی برداشت کولے او جناب سپیکر، نه شی زغملے۔ جناب سپیکر، په دې خاوره تاسو اوګورئ چې که کله مونږ دا خبره کوؤ چې دا جماعت او مدرسه د خپل ذات د پاره سیاسی منصب د پاره حکومتی څوکئ د پاره مه استعمالوئ، بیا وائی نیشنلیان عالمانو پسې خبرې کوی، یا هلکه! ته د پیغمبر په میراث ناست ئې، اشتعال پیدا کوې، انتها پسندئ ته دوام ورکوې، ځوانان بې لارې کوې، په تشدد ئے اماده کوې او په دې خاوره کښې تیرې راولې، اړے ګړے راولې، ډیره مئندې خوئندې کنډې شوې، په زرګونو بچی بچیان یتیمانان شول، تاسو به کتلی وی جناب سپیکر، چې د دې بدو حالاتو په وجه په افغانستان کښې یو پلار خپل بچی راوستل، نن د هغه پلار شهید شو، ښځه ئے پاتې شوه، ماشومان بچی ئے پاتې شول، د دوئ کفالت به څوک کوی؟ د حکومتونو خو دا حال دے، د حکومتونو خو دا حال دے

چې زما په پېښور کښې دهماکه کیږی، جماعت کښې قرآن شریفونه شهیدان کیږی، خلق شهیدان کیږی، زما د دې ملک وزیر اعظم سره وخت نشته چې هغه راشی او دلته اجتماعی فاتحه اوکړی، هغه د هغې ایم این ایز نه نه دے اوزګار چې نن دا عدم اعتماد او د اعتماد جنګ دے، یو یو له کور ته ځی خو زما د دې ملک وزیر اعظم سره وخت نشته چې هغه راشی او زما د صوبې هغه شهیدانو سره او د هغوی ورثاء سره همدردی اوکړی جناب سپیکر، زما د دې ملک Chief of the Army Staffسره وخت نشته دے، هغوی خو به یا د ډیویلپمنټ کمیټی جوړیږی په هغې کښې به ناست وی یا به دا د کورونا په لهر کښې کمیټئ هغې کښې به ناست وی خو چې نن مونږ دا خبره کوؤ چې یا څوکیدار کمزورے دے او یا څوکیدار د دهشتګردو ملګرے دے، بیا وائی دا خبره خو بده خبره ده، دا خو دفلانکی شهرت ته نقصان رسی، یا هلکه! د فلانکی شهرت دې په ګولئ اولګی، راشه د پښتنو په دې ټول وطن کښې په هر کلی کښې، د هر کلی په ادیره کښې، د هر کلی په مقبره کښې د شهیدانو سلی پراته دی او دا سلسله اودریږی نه، خو که مونږ خبره کوؤ، هغه خبره په دوئ جناب سپیکر، بده لګی۔ جناب سپیکر، دا هغه وخت دے چې دا د دې خاورې د پاره، مونږ دا منو چې بې حسی پیدا شوه، مونږ منو جناب سپیکر، مونږه هغه خلق یو چې په بوسنیا کښې، په کشمیر کښې یو مسلمان شهید شی، دا زمونږ د مسلمانئ تقاضه ده چې مونږه همدردی اوکړو، مونږه فاتحه اوکړو، مونږه احتجاج اوکړو خو زه د نن د هغه دیندارو خلقو نه تپوس کومه چې ځان ته دینداره وائی چې زما د قرآن مجید صفحې خو په هغه جماعت کښې د انسانی وینو باندې لړلې پرتې وې، زما دهغه ځوانانو او بچیانو جماعت کښې د دهماکې د وجود پوستکی د جماعت پکو پورې انښتی وو، ما د پښتنو په وطن کښې په یو جماعت کښې وانوریدل چې په هغه جماعت کښې به اعلان شوے وی چې د هغې شهیدانو د پار ه دعا اوکړو جناب سپیکر، دا خبره زه هرګز دا نه غواړمه چې ما له دې حکومت جواب راکړی او داسې جواب دې راکړی چې مونږ دې په یو بل تنقید اوکړو، دا مسئله نه یوازې د پی ټی آئی ده، دا مسئله نه یوازې د اے این پی ده، دا مسئله نه یوازې د جمعیت ده، دا مسئله نه یوازې د جماعت اسلامی ده، دا مسئله نه

یوازې د پیپلز پارټۍ ده، دا مسئله نه یوازې د مسلم لیګ ده خو جناب سپیکر، په دې پښتانه اوس پوهه دی چې د پنجاب خاوره دلته مقدسه خاوره او د پښتنو د سر قیمت نشته دے، وینه ئے ارزانه ده۔ چې کله مونږ دا خبره کوؤ بیا وائی د پښتنو خبره مه کوه، د پاکستان خبره کوه، یا هلکه! زه د پاکستان خبره کوم، پختونخوا د پاکستان صوبه ده، چې په باجوړ کښې روزانه قتل عام کیږی، په مردان کښې Target killing کیږی، په صوابۍ کښې د پولیو کارکنان وژلې کیږی، په باجوړ او په وزیرستان کښې او په کرک کښې او په بنوں کښې کیږی، ما خو او نه کتل چې ساهیوال کښې Target killing شوے وی، ما خو او نه کتل چې په ګجرات کښې به پولیو کارکن چا وژلے وی، ما خو او نه کتل جناب سپیکر، چې په ګجرات کښې به اغواء برائے تاوان شوې وی، هغه پښتانه چې په دې خاوره پراته وی، لګه ډیره سرمایه ئے ورسره دلته ورله نه پلار پریږدی او نه بچی پریږدی خو چې د دې ځائے نه د اټک نه هغه پله جناب سپیکر، لاړشی بیا هغه داسې وی چې هغه پرامن ناست وی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، عوامی نیشنل پارټۍ اولنۍ ورځې نه مونږ دا خبره کوؤ چې د افغانستان او د پاکستان تعلقات د ورور ولۍ پکار دی، نن په افغانستا ن کښې داسې حکومت نه دے، که په هر طرز راغلے دے خو دوئ ته قابل قبول دے، که پرون د افغانستان او د پاکستان د تجارت او د تګ راتګ لارې بندې وې، دوئ سره ئے جواز وو، نن مونږ تپوس کوؤ چې د افغانستان او د پاکستان د تګ راتګ او د آمد و رفت لارې ولې بندې دی؟ جناب سپیکر، تاسو سوچ اوکړئ جناب سپیکر، چې زما دا خاوره دا ئے په معاشی توګه دیوالیه کړه، ګرانی Internallyدلته داسې ځائے ته رسیدلې ده جناب سپیکر، چې نن یو عام وګړے د ژوند د کولو پاتې نه دے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، دلته هم د پی ټی آئی حکومت دے، مرکز کښې هم د پی ټی آئی حکومت دے، په هره میاشت کښې بجلی ګرانیږی، دا صوبائی حکومت آیا مرکزی حکومت ته آئین ولې نه په ډاګه کوی چې که تا دا بجلی ګرانه کړه، دا خلق به ئے څنګه اخلی؟ نن بین الاقوامی تجارت زما بند دے، په ملک کښې د ننه زما صوبې ته خپل آئینی مالی برخه نه ملاویږی جناب سپیکر، او بیا دا هر څه کوئ چې خول ئے رانه تاؤ کړے دے، Target killersئے راته را

پریښودی دی جناب سپیکر، او بیا ئے مونږه دومره بې حسه کړو چې څوک بیا د امن خبره کوی، هغه به وژنی، هم هغه به خاموشه کوی هم، هغه به د پارلیمان نه بهر کوئ هم خو جناب سپیکر، د ټولې صوبې د ټول ملک اولس ته په واضح توګه وئیل غواړو چې ان شاءالله ان شاءالله په دې خاوره د بابا فخر افغان باچا خان د عدم تشدد سپاهیان موجود دی، پیروکاران موجود دی، د سر نه لویه خبره نشته، د قام د پاره د خاورې د پاره مونږ د سرونو قربانی ورکړې ده خو دا د حق خبره چې ده دا به د خپل قام د پاره، دا د خپلې خاورې د پاره به جناب سپیکر، کوؤ۔ جناب سپیکر، زه پکار دا وه چې نن دلته وزیر اعلیٰ صاحب موجود وے، پکار دا وه چې نن په دې دومره اهم مسئله باندې بحث دے، آیا دا مرکزی حکومت چې دا کوم شهداء دی تر ننه پورې ما ته پته نشته، که ما له منسټر اوس جواب راکوی چې په هغه شهداء پیکج کښې دوئ اچولی دی یا هغه د شهداء پیکج ئے ورکړے دے، خواست دې حکومت ته کوؤ چې دا د شریکې جنګ دے، دا د شریکې مشکل او مسئله ده، د دې حل به په شریکه رااوباسو، مهربانی کول غواړی چې په دې صوبه کښې د هغه ټولو شهداء د پاره چې د یوې زمانې نه په خودکش دهماکو کښې، په Target killing کښې، په نورو واقعاتو کښې شهیدان کیږی چې د هغوی د پاره مونږ یو داسې فنډ جوړ کړو چې د هغوی بچوته نوکرئ ورکړو جناب سپیکر، نن داسې داسې کورونه دی چې نارینه اولاد د چا پاتې نه دے، زنانه دی، په دې بدو حالاتو کښې خلق مجبوره دے چې هغه سوال کوی، دا د ریاست ذمه داری ده، دا د حکومت ذمه داری ده، دا زمونږ د ټولو ذمه داری ده چې مونږ دې د امن آواز پورته کړو او د بدامنئ په دې لهر کښې چې څومره شهیدان دی جناب سپیکر، چې د هغوی د کفالت ذمه داری ریاست واخلی، حکومت واخلی، مونږ ټول په شریکه واخلو، زما به طمع وی جناب سپیکر، چې اوس خو یو کال پاتې دے او پته هم نه لګی، یو وائی زه هم جلسه کومه، بل وائی زه هم جلسه کومه، خلق دے ځان له جلسې کوی چې څوک ئے کوی هغوی دې کوی جناب سپیکر، پکار دا ده چې دا هاؤس د دې صوبې په مسئلو د دې صوبې په مشکلاتو دا که بدامنی ده، دا که آئینی حقوق نه ورکول دی، دا که زمونږ دې ګاونډ سره تعلقات دی، دا که Internallyنورې مسئلې

دی، باید چې دا ټول هاؤس د دې قوم په خاطر، د دې صوبې په خاطر، د دې مظلومه پښتنو په خاطر جناب سپیکر، چې کله دوئ تاسو سوچ اوکړئ، پکار دا وه، دلته شوکت صاحب زما خیال دے چې لاړو چې دا کوم (قطع کلامی) مهربانی، په خپل سیټ نه یئ نو، دا چې کوم وفاقی وزیران غیر سنجیده بیانات ورکوی، په داسې وخت کښې چې خلقو لا د جماعت وینی نه وے پاکې کړې، په داسې وخت کښې خلقو لا خپل شهیدان ښخ کړی نه وو، دا سې غیر ذمه واره بیانات ورکول، او هغوی ته مونږ وایو چې زمونږ بدقسمتی دا ده چې مونږه بې اتفاقه یو، زمونږه بدقسمتی دا ده چې مونږ کښې بې حسی ده، زمونږه مجبوری دا ده چې مونږه تقسیم در تقسیم یو خو د دې هرګز دا مقصد نه دے چې دلته به مونږ خپلې جنازې پورته کوؤ او دلته به غیر ذمه داره وزیران چې دی هغه به غیر ذمه داره بیانات ورکوی او زمونږ د شهیدانو د ورثاء په زخمونو باندې به مالګې دوړوی۔ جناب سپیکر، زما طمع ده ان شاء الله که اخیری وی چې د امن آواز دا د هرې خولې نه پورته کول دی، د امن آواز دا د هر کور نه پورته کیدل دی، دا د پښتنو د دې خاورې د بقاء جنګ دے، دا هغه خبره ده چې Do or die والا خبره ده، مونږ خو زما خیال دا دے چې اوس هم هر چا ته د افغانستان نه Callراځی جناب سپیکر، ځوک به حال وائی ځوک به حال نه وائی، آخر کومه ګناه پښتنو کړې ده؟ روژې دوئ نیسی، کلمه دوئ وائی، مونځونه دوئ کوی، زکواة دوئ ورکوی، حجونه دوئ کوی، کوم ګناه داسې دے چې پنځه ځلویښت کاله اوشو پنځه ځلویښت کاله چې دا پښتانه نه معاف کوی، زه هرګز دا خبره نه کوم، مونږه هم حکومت کښې پاتې شوی یو، زمونږه حکومت کښې هم دا حال وو، بلکه زمونږه حکومت کښې خو د دهماکو تعداد د هغې نه سیوا وو، وجه دا وه چې تر 2008 پورې زمونږ نه مخکښې د چا حکومت وو، دا دلته به د سوات ملګری ناست وی، د بونیر ملګری به هم ناست وی، په دې سوات کښې خو طالبانو FMریډیوګان چلول، سنټرې ئے جوړې کړې وې، ټریننګونه ئے ورکول، سورنګان ئے وهلی وو، بارود ئے جمع کول، جماعتونو کښې به ئے اشتعال انګیز تقریرونه کول، مونږ په داسې وخت کښې راغلو چې مونږ پښتانه یو، هغوی راته وئیل چې خبره کوؤ، کښیناستو خبره هغه هم اوکړه، وئیل چې

مونږه نظام عدل غواړو، نظام عدل ورله عوامی نیشنل پارټئ ورکړو، نن هم دارالقضاء او دارالقضاء په سوات کښې موجوده ده جناب سپیکر، خو چې دا اوس کومې خبرې راونې دی، دا خبرې په کمرو کښې نه، د مذاکرت په کمرو کښې نه، دا مذاکرات دوئ چا سره کوی، په څه شرائط ئے ورسره کوی؟ دا وضاحت پکار دے جناب سپیکر، بیا بیا دا مطالبه کوؤ چې دا ملک دننه، د ملک نه بهر پالیسئ جوړول، دا د پارلیمان او د اسمبلو کار دے، دا که بندو کمرو کښې جوړیږی نتائج به ئے دا وی چې بیا به خلق مذمت کوی، خلق به شهیدانو ته ژاړی، مونږ به بیا ټول دومره بې حسه یو چې په مونږه باندې به هډو څه اثر نه کړی جناب سپیکر، دا ډیره سنجیده مسئله ده، پکار ده چې تاسو هم په دی باندې رولنګ ورکړئ، نن پکار دا ده چې دا څنګه چې ما ذکر اوکړو چې نن آئی جی صاحب دلته نشته، یعنی د دې موضوع نه اهمه مسئله یا موضوع څه کیدل، نن زما وزیر اعلیٰ صاحب نشته، نن زما سینیئر منسټران نشته، آیا سوال دا دے چې د دې موضوع نه سنجیده او اهمه مسئله بله جناب سپیکر، کومه کیدے شوه؟ ستاسو ډیره مهربانی او ډیره شکریه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> د ټولو مخکښې خو ریحانه اسماعیل صاحبه ولاړه وه خو د هغې د کوئسچن جواب ډیپارټمنټ رالیږلے دے، نو سیکرټری صاحب، دا هغوی ته بیا Hand over کړئ جی۔ دویم بابک صاحب یو خبره دې Chair ته مخاطب کړه او وئیل ئے چې دا ډیر اهم دغه وه نو د دې اهمیت ما ګڼړلو د دې په ایجنډه باندې زمونږه احمد کنډی صاحب د هغه ایډجرنمنټ موشن وو خو د هغه د چهټئ درخواست راغلے وو نو چې ما اوکتل چې هغه نشته نو خوشدل خان صاحب کال اټنشن نوټس پیش کړے وو په هغه ورځ باندې خو هغه په ایجنډا نه وو خو چې ما اوکتل چې د دې سره Identical دے نو ما په هغه ورځ باندې په ایجنډا باندې واغستلو او په دویمه ورځ باندې ستاسو یو زه به ورته اووایمه چې ما شومې ایم پی اے د کورم نشاندهی اوکړه نو هغه دغه اونه شو او د دا رولز مطابق دا نه چې په دې باندې بحث کیږی نو دا ایډجرنمنټ موشن د رولز مطابق په دې باندې په دې نمبر باندې راځی جی۔ جناب کامران بنګش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): شکریہ مسٹر سپیکر، اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انۡحَرۡ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ۔ میں تہہ دل سے آپ کا مشکور ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں خوشدل خان صاحب کا کہ انہوں نے ایک انتہائی اہم ایشو کے اوپر ہاؤس کی توجہ مبذول کرائی اور یہ ایک Long pending discussion تھی جو ہونی چاہیئے تھی، آپ نے بجا فرمایا کہ دو تین دفعہ کورم کی نشاندہی ہوئی وہ اجلاس نہ ہو سکا۔ مسٹر سپیکر، آج انتہائی سنجیدہ Topic ہے اور اس پہ میں اپنے سینیئرز تینوں میرے سینیئرز ہیں، خوشدل خان صاحب، بابک صاحب اور میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ، میں اس پہ کسی قسم کی سیاسی بات کو تو میں Expect نہیں کر رہا تھا کہ اس کے اوپر سیاسی باتیں ہوں گی اور نہ میں چاہتا ہوں کہ اس کے اوپر ہم کوئی سیاسی بات کریں لیکن مسٹر سپیکر، انہوں نے کہا، خوشدل خان صاحب نے کہا کہ 4 مارچ کے Incident پہ حکومت خاموش رہی، بالکل ہم خاموش نہیں رہے مسٹر سپیکر، جس وقت دھماکہ ہوا، جب زخمیوں کو ہسپتال لے جایا جارہا تھا، لے کر آرہے تھے، اسی وقت میں خود پہنچا، وزیر اعلیٰ صاحب اسلام آباد میں تھے، میرے ساتھ بیرسٹر محمد علی سیف جو ہمارے معاون خصوصی برائے اطلاعات ہیں اور شاہ محمد وزیر صاحب جو ہمارے وزیر ٹرانسپورٹ ہیں، ہم تینوں ہسپتال میں موجود رہے، ہم نے جو زخمی تھے یا جو شہداء تھے، ان کے ساتھ جتنا تعاون ہو سکتا تھا بلکہ میں یہ ہاؤس میں ریکارڈ پہ لانا چاہتا ہوں کہ تیمور جھگڑا لندن میں تھے کسی سرکاری دورے پر، اور انہوں نے مجھے وہاں سے Call کی اور انہوں نے مجھے باقاعدہ طور پر کہا کہ انہوں نے وہاں سے انسٹرکشنز جاری کیں، ہسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ ہوئی اور میں شکریہ ادا کرتا ہوں مسٹر سپیکر، آپ کے توسط سے، اس ہاؤس کے توسط سے پشاور کے لوگوں کا، کہ ایک Call پہ پورا پشاور نکل آیا اور ہسپتال میں بلڈ کی جو ضرورت تھی، وہ سینکڑوں کی تعداد میں بلڈ بیگز جو ہیں وہ ہسپتال پہنچائے گئے، ہسپتال میں مسٹر سپیکر، ایک شیشہ بھی نہیں ٹوٹا، کچھ لوگوں نے، میں On the rrecord کہہ رہا ہوں، کچھ لوگوں نے اس معاملے کو ہوا دینے کی کوشش کی، ان کو شدید ناکامی ہوئی، کچھ نے اس کو سیاسی فرقہ واریت سیاست کی نذر کیا اور فرقہ واریت کی نظر کرنے کی کوشش کی ان کو بھی ناکامی ہوئی مسٹر سپیکر، اور اس دن جو اہل تشیع اور اہل سنت یعنی فقہ جعفریہ اور فقہ سنت والے سب نے جو یکجہتی کا مظاہرہ کیا مسٹر سپیکر، وہ دہشت گروں کے منہ پر کالکھ ملنے کے برابر ہے، سب اکٹھے ہوئے اور مسٹر سپیکر، یہ ہمارے ظہور شاکر صاحب خود تشریف لائے، علماء کرام جو چیف خطیب ہیں خیبر پختونخوا کے، وہ تشریف لائے اور مسٹر سپیکر، گھڑی گھڑی کی خبر وزیر اعلیٰ صاحب لیتے رہے، وہ راستے میں

آرہے تھے اور ہمارے ساتھ رابطے میں تھے، تو یہ بات کرنا اور پھر اسی شام جب ہسپتال میں بدقسمتی سے انتہائی افسوسناک واقعہ ہوا تھا تقریباً تر سٹھ کے قریب قیمتی جانیں، ہمارے شہید ہوئے اور جو انہوں نے بات کی پولیس کے حوالے سے مسٹر سپیکر، ایک تو میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں آرمز فورسز اور پولیس نے جو اس دن دیدہ دلیری سے مقابلہ کیا، ہمارے دو سپاہی شہید ہوئے جو اس جگہ پہ ڈیوٹی پر موجود تھے اور اس کے اندر جو کوچہ رسالدار کی مسجد میں Law Enforcement Agencies کے لوگ نماز پڑھ رہے تھے وہ شہید ہوئے مسٹر سپیکر، تو یہ بات کہنا اور ان کو میری ریکویسٹ ہے، آپ سے Although میرے سینیئر ہیں خوشدل، سردار بابک صاحب لیکن انہوں نے جو Word use کیا ہے چوکیدار کا، میری ریکویسٹ ہے کہ اس کو حذف کیا جائے، وہ ہمارے محافظ ہیں، وہ ہم آرمز فورسز نے قربانیاں دی ہیں جانوں کی، جیسے سیاسی کارکنان نے دی ہیں، سب نے دی ہیں، آپ صرف عوامی نیشنل پارٹی کی بات نہ کریں، ادھر اس سائیڈ سے بھی بنچز کے لوگوں نے قربانیاں دی ہیں، ہمارے ورکروں نے دی ہیں، ہم نے بھی جنازے اپنے کندھوں پہ اٹھائے ہیں، پشاور نے روزانہ کی بنیاد پر یہ حالت دیکھی ہے لیکن ہم باہمت اور استقامت والی قوم ہیں۔ مسٹر سپیکر، جو پراونشل گورنمنٹ کی Efforts کی بات ہوئی، میرا یہ خیال تھا کہ اس سائیڈ پہ بات نہیں ہوتی لیکن میں آپ کو Quickly بتاتا چلوں مسٹر سپیکر، کہ یہی تحریک انصاف کی صوبائی حکومت تھی 2014 میں سی ٹی ڈی کا قیام عمل میں آیا، 2014 کے بعد میں اگر آپ کو Statistics بتاؤں، جو خوشدل صاحب نے بات کی ہے، سات سو اسی (780) کیسز رجسٹرڈ ہوئے مسٹر سپیکر، سی ٹی ڈی نے کرائے جو Counter Terrorism Department تحریک انصاف کی حکومت نے قائم کیا، اس میں مسٹر سپیکر، بارہ سو (1200) دہشت گرد پکڑے گئے یہ ریکارڈ پہ لانا ضروری ہے کیونکہ یہاں پہ یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ مسٹر سپیکر، سینیئرز ہیں میرے، آپ بات کر سکتے ہیں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ، آپ Continue کریں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں نہیں کر سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران، آپ Continue کریں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میری سیاسی تربیت ایسی نہیں ہے کہ میں آپ کی بات میں بات کروں، Any way بارہ سو (1200) دہشت گرد پکڑے گئے مسٹر سپیکر، جو پی اوز پیش کئے گئے وہ تین سو (300)

سے زیادہ ہیں، جو دہشت گروں کو سزائیں ہوئیں مسٹر سپیکر، وہ ایک سو بیالیس (142) سے زیادہ ہیں اور جو مارے گئے دہشت گرد، وہ پچھتر (75) ہیں، تو یہ مسٹر سپیکر، Quick statistic میں بتاتا چلوں اور اس واقعے سے قبل سی ٹی ڈی کی کارروائی ہوئی مسٹر سپیکر، جمرود کے علاقے میں اور وہاں پہ بھی تین دہشت گردوں کو جہنم واصل کیا گیا تھا مسٹر سپیکر، یہ صرف اشخاص کی بات ہوئی۔ اس کے علاوہ اگر میں آپ کو لسٹ پوری بتاؤں تو RDX بیالیس، ریموٹ چھبیس پکڑے گئے، Safety fuses دو سو ساٹھ (260)، Suicide jackets انیس (19) پکڑی گئیں، Time receivers جو ہے وہ ایک سو اڑتالیس (148)، تو یہ ایک بہت لمبی لسٹ ہے مسٹر سپیکر، جس میں چھریوں تک اور خنجر اور ہتھوڑے یہ بھی پکڑے گئے ہیں آریاں پکڑی گئی ہیں، لانچرز پکڑے گئے ہیں، تو یہ ساری لسٹ ہے، اس بات کو اس کے ساتھ Link کرنا کہ کچھ نہیں ہو رہا ہے، یقیناً مسٹر سپیکر، بہت کچھ ہو رہا ہے، بہت کچھ ابھی ہم نے کرنا ہے اور ہم کر رہے ہیں۔ اسی دن شام کو مسٹر سپیکر، High level meeting وزیر اعلیٰ صاحب نے Call کی اور میں یہ ریکارڈ پہ کہہ رہا ہوں کہ گورنر صاحب، وزیر اعلیٰ صاحب خود تشریف لے گئے، ہم نے جو پولیس کے شہداء تھے ان کے جنازوں میں ہم گئے، ہم نے فاتحہ کی، ظہور شاکر صاحب ایک ایک شخص کے گھر گئے ادھر فاتحہ کی ہم بھی ان کے ساتھ تھے، یہ ہمارے وفاقی Sorry صوبائی وزیر ہیں، تو مسٹر سپیکر، یہ بات کرنا کہ حکومت غافل ہے، بالکل یہ مناسب نہیں ہے، ہم جس دور سے گزر رہے ہیں، ہم سے زیادہ سخت وقت انہوں نے گزارا ہے، ان کے سامنے ہم نے مسٹر سپیکر، ایک دفعہ ہم احتجاج کر رہے تھے پریس کلب کے سامنے اور اس وقت ہمیں Threat جاری ہوا، انہی کے دور میں ہم نے بھوک ہڑتالی کیمپ لگایا تھا اور پریس کلب کے، یعنی ہمارے اگلے دن پریس کلب کے اوپر خودکش دھماکہ ہوا، تو ہم نے بھی وہ سب کچھ Face کیا، ہم نے بھی اپنے پیاروں کے جنازے کندھوں پر اٹھائے ہیں پشاور کے اور خیبر پختونخوا کے مسٹر سپیکر، یہ تھوڑی بہت Efforts ہم نے بتا دیں۔ اس کے علاوہ اگر آپ قبائلی اضلاع کی بات کریں تو وہاں پہ سی ٹی ڈی اور پولیس کی Expansion وہاں پہ ان کے Equipments، اربوں روپے کے Equipments دیئے ہم سے یہ ساری Efforts ہو رہی ہیں مسٹر سپیکر، اور اس طرح کے بدقسمت واقعات بھی ہماری بدقسمتی ہے کہ یہ ہوتے رہتے ہیں، بہت کمی آئی ہے، اس بات سے کوئی قطع نظری ممکن نہیں ہے کیونکہ اس جیسے واقعات میں بہت زیادہ کمی آئی ہے، اس بات پہ میرے اپوزیشن بنچز کے لوگ بھی ہمارے ساتھ Agree کریں گے، ہم نے بہت بڑی Efforts کی ہیں، کر رہے ہیں، کرتے رہیں گے ان

شاء اللہ۔ مسٹر سپیکر، جو انہوں نے بات کی کہ کچھ وفاقی وزراء نے غیر ذمہ دارانہ بیانات دیئے، میں بالکل ان کے ساتھ Agree نہیں کرتا مسٹر سپیکر، اگر وزیر اعظم صاحب یہ کہتے ہیں اور ہمارے وفاقی وزراء یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس شواہد ہیں، معلومات ہیں تو یہ خود بھی حکومت میں رہ چکے ہیں، حکومت کے پاس جتنی ایجنسیاں ہوتی ہیں، جتنے ادارے ہوتے ہیں، ذرائع ہوتے ہیں، وہاں سے معلومات آتی ہیں اور ایکشن بھی لیا جاتا ہے۔ جہاں تک انہوں نے بات کی ہے کہ بتایا جائے عوام کو، تو بہت ساری ایسی چیزیں ہوتی ہیں Strategically کہ وہ پبلک کے سامنے نہیں لائی جاتیں، اس کے Other impacts ہوتے ہیں جس سے یہ بخوبی واقف ہیں لیکن مسٹر سپیکر، وزیر اعظم صاحب یا وفاقی وزراء نے اگر یہ بات کی ہے تو یقینی طور پر میں آپ کو اس بات کی میں خود، چونکہ ایسی جگہوں پہ میں بیٹھتا ہوں، انٹرنیشنل اسٹیبلشمنٹ، انٹرنیشنل پلیئرز ہیں مسٹر سپیکر، جو ان واقعات کی وجہ سے پاکستان میں اور خیبر پختونخوا میں سیکیورٹی حالات کو سبوتاژ کرتے ہیں، وہ کوئی بھی Effort ہو سکتی ہے، آپ کو Diplomatically بھی وہ خراب کرتے ہیں اور اس طرح کے واقعات سے آپ کا عالمی تشخص خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پنجاب میں اگر پنڈی میں کرکٹ ہو رہا ہے تو خیبر پختونخوا بھی پاکستان کا حصہ ہے، اگر ایک کونے میں اس طرح کا واقعہ ہوتا ہے تو اس سے پورا پاکستان Affect ہوتا ہے اور یہ دہشت گردی کسی ایک خطے کی خدانخواستہ میراث نہیں ہے، یہ ہر جگہ پہ ہوتی ہے، لاہور میں بھی واقعات ہوئے ہیں، پنڈی میں بھی ہوئے ہیں، بلوچستان میں بھی ہوئے ہیں، کراچی میں بھی ہوئے ہیں، سندھ میں مختلف جگہوں پہ ہوئے ہیں، تو میرے خیال سے Classify کرنا، ہم بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں، اس بات سے کوئی قطع نظری نہیں ہے لیکن ہر جگہ پہ ہوتے ہیں اور علامہ اقبال نے جیسا کہا تھا کہ:

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

ہم ایک بدن کی صورت ہیں، پورا پاکستان، پوری امت مسلمہ، جہاں پہ بھی کوئی واقعہ ہوگا وہ اگر افغانستان میں ہے، وہ اگر فلسطین میں ہے یا وہ کشمیر میں ہے یا وہ پشاور میں ہے، ہمیں درد محسوس ہوتا ہے، ہم ایک بدن کی مثال ہیں، تو مسٹر سپیکر، اس بات کے ساتھ بھی میں Agree نہیں کرتا، میں اور سیاسی باتوں پہ بالکل بات نہیں کرنا چاہتا جو انہوں نے بات کی ہے کہ انہوں نے بہت زیادہ Efforts کی ہیں، اے این پی دور حکومت میں وہ باتیں ابھی ان کے لئے میں چھوڑ دیتا ہوں اور جو پولیس کے لئے جیکٹس خریدی گئی

تھیں، اس بات کو بھی میں چھوڑ دیتا ہوں، اس کے اوپر جو پلی بارگین ہوئی تھی، اس کے اوپر بھی میں بات نہیں کرتا، وہ ہم کسی اور دن کر لیں گے، وہ پورے صوبے کے عوام کو پتہ ہے کہ کیسے وہ جو جیکٹس خریدی گئی تھیں یا جو پولیس کے لئے Equipments خریدے گئے تھے، اس میں کیسے کرپشن ہوئی؟ وہ بات ہم چھوڑ دیتے ہیں مسٹر سپیکر، آج مناسب نہیں ہے، آج ہم کو چہ رسالدار کے ہمارے شہداء اور زخمیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کر رہے ہیں اور اس سائڈ سے یا اس سائڈ سے ہم یک زباں ہو کر یہ میسج دینا چاہتے ہیں کہ خیبر پختونخوا کے عوام متحد اور متفق ہیں، مسٹر سپیکر، یہاں پہ ایک بات جو بہت زیادہ ضروری ہے، وہ غیر سنجیدہ بیانات کی ہے، تو یہ غیر سنجیدہ بیانات یہاں سے بھی بالکل نہیں ہونے چاہئیں، اس کے اوپر کوئی سیاسی پوائنٹ سکورنگ کی ضرورت نہیں ہے کہ آپ نے یہ کیا اور آپ نے یہ نہیں کیا، آپ کے پاس جو Statistics ہیں وہ آپ کے ساتھ، میں آپ کے ساتھ میں جمع کرادوں گا، آپ رکھ لیں اپنے پاس، ہم سلوٹ پیش کرتے ہیں اپنی Law Enforcement Agencies کو، پولیس کو بالخصوص، پولیس نے جو قربانیاں دیں وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں، اس دن بھی پولیس نے Deterrence دی، پولیس کے دو جو گارڈز تھے ان کو مارا گیا، وہ شہید ہوئے ہمارے، یہ بات اور جو میڈم کے پاس انفارمیشن ہیں، وہ میرے خیال سے نامکمل ہیں، ان کے پاس کوئی سہولت کار نہیں تھے، وہ ایک ہی شخص تھا، وہ جو پیچھے سے ایک شخص جو بھاگ کر آیا وہ پرائیویٹ سیکورٹی کا تھا، تو مسٹر سپیکر، وہ اس شخص کے ویڈیو بیانات بھی ہمارے پاس ہیں-----

(قطع کلامی)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> Cross talk نہیں جی، Cross چلیں آپ---

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> میڈم، آپ مجھے دے دیں، پھر Personal explanation کریں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میڈم، آپ نے بات کی ہے، کامران Continue کریں۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> وہ جو فوٹیج پہ پیچھے سے ایک شخص آتا ہے، وہ ادھر کی پرائیویٹ سیکورٹی کا شخص ہے، وہ پولیس کی کلاشنکوف اٹھاتا ہے، وہ جب اندر جانے کی کوشش کرتا ہے تو اس وقت دھماکہ ہو جاتا ہے، وہ Facilitator نہیں ہے اس کی ویڈیو میسج بھی ہم نے دیکھا ہے، وہ ادھر کی جیسے کمیونٹی کی طرف سے سیکیورٹی Provide ہوتی ہے، وہ ان کی طرف سے تھی، بہر حال یہ میں بتا دینا چاہتا تھا صرف، آپ کو میں غلط نہیں ثابت کر رہا، میں آپ کی صرف انفارمیشن کے لئے کہہ رہا ہوں مسٹر سپیکر، ان باتوں کے

ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے صوبے کو ہمارے ملک کو اور تمام امت مسلمہ کو اپنی حفاظت میں رکھے، ہم مشکل دور سے گزر رہے ہیں مسٹر سپیکر، ہماری آج کل جو اتنی Instability ہے، اس میں اس بات سے قطع نظری ناممکن ہے مسٹر سپیکر، کوئی اگر یہ بات کرتا ہے تو وہ میرے خیال سے یا غلط بیانی کر رہا ہے یا ان کو مکمل معلومات نہیں ہیں، ہم اندرونی قوتوں کے علاوہ بیرونی قوتوں کا بھی شکار ہیں، وہ 'را' کی صورت میں ہے، 'موساد' کی صورت میں ہے یا جس صورت میں بھی ہے مسٹر سپیکر، ہمیں ہمارے ملک کو Destabilize کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، ہماری سرحدات کو Destabilize کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ان باتوں سے میرے خیال سے ہم کسی قسم کی قطع نظری نہیں کر سکتے۔ آخر میں صرف ایک Explanation میں اپنے قائد کے Behalf پہ دینا چاہتا ہوں، ہمارے قائد وزیر اعظم عمران خان ہمارے ساتھ رابطے میں تھے، وفاقی وزراء میرے ساتھ ذاتی طور پر رابطے میں تھے اور انہوں نے انتہائی افسوس کا اظہار کیا لیکن مسٹر سپیکر، جہاں تک جنازوں کی بات ہے، جہاں تک فاتحہ خوانی کی بات ہے تو میں اس پہ بھی کوئی بات نہیں کرتا ورنہ یہی چارسدہ ہے اور یہ پشاور ہے، اگر اسفندیار ولی خان صاحب ایک فاتحہ پہ آئے ہوں تو وہ ہمیں بتا دیں، اگر مولانا فضل الرحمان ایک فاتحہ پر آئے ہو تو وہ ہمیں بتا دیں، اگر کوئی اور اگر سردار حسین بابک صاحب آئے ہوں تو وہ بھی بتا دیں۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: دیکھیں۔۔۔۔۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: اور مسٹر سپیکر، یہ اس پہ کوئی پوائنٹ سکورنگ کی ضرورت نہیں ہے۔ میڈم گئی ہیں، میڈم، میڈم کو میں Acknowledge کرتا ہوں، آپ گئی ہیں، آپ گئی ہیں، بلاول بھٹو نہیں آئے اور نہ انہوں نے کوئی Statement دی ہے، آپ بلاول بھٹو کو کہیں، بلاول زرداری کو کہیں کہ وہ کوئی Statement دیں، اسفندیار ولی خان صاحب تو ایک فاتحہ پہ بھی نہیں، ادھر سے کوئی فاتحہ کر لیتے تو ہم مان لیتے، تو مسٹر سپیکر، یہ بات کرنا اس کے اوپر، اور چیف آف آرمی سٹاف کی انہوں نے بات کی تو میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ مولانا فضل الرحمان کی تو پرائیویٹ ملیشیا ہے، ان کی تو اپنی پرائیویٹ فورس ہے، وہ تو خود کو چیف آف آرمی سٹاف سمجھتے ہیں تو وہ خود آجاتے فاتحہ کر لیتے، وہ اتنے بڑے اسلام کے علمبردار بنتے ہیں، ان کے آج کل اتحادی ہیں، یہ بھی ماشاء اللہ ان کو کریڈٹ جاتا ہے کہ کبھی ایک کے ساتھ اتحادی کبھی دوسرے کے ساتھ، تو آج کل ان کے اتحادی ہیں، ایک کنٹینر پہ کھڑے ہو کر عمران خان صاحب کے خلاف سب اکٹھے ہوئے ہیں، اس میں بھی مسٹر سپیکر، بہت زیادہ چیزیں آئیں گی، بہت سے لوگوں کی

ٹانگیں کانپیں گی ان شاء اللہ اور ان کو بھی ہم بتائیں گے، لیکن یہ وقت نہیں ہے اس پہ سیاست کا، لیکن مسٹر سپیکر۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: I will give you.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اگر اے این پی، پیپلز پارٹی، جے یو آئی اور مکس اچار، سب لوگ بھی اکٹھے ہو جائیں، شکست ان کا مقدر ہے اور یہ جواب ان شاء اللہ ان کو ملے گا۔ بہت شکریہ آپ کا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالسلام صاحب، عبدالسلام صاحب۔

جناب محمد عبدالسلام: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، نن چې کله اسمبلئ ته مونږ را دننه شو او د اسمبلۍ هال په داخلي دروازو باندې او دلته چې کله دننه هال ته را دننه شو نو ستاسو سر د پاسه "انا خاتم النبیین ﷺ لا نبی بعدی"، حدیث شریف، د ترمذی شریف دے حدیث، هغه چې مو اولیدو نو زمونږ زړه ته یو سکون خوشحالی او اطمینان راتلل محسوس شو او زمونږ ایمانونه ورسره تازه شو۔ جناب سپیکر صاحب، د ټولو نه اول الله تعالیٰ 'رب العالمین رب العرش العظیم، رب السموات والارض، مالک یوم الدین، ملک الحق' راغلے دے، زیات شکر گزار یم چې ما غوندې یو کمزورے، یو عاجز بنده الله تعالیٰ دومره غټ احسن اقدام اوچت کړو۔ جناب سپیکر صاحب، بیا زه ستاسو د دې اسمبلئ معزز اراکین اسمبلی ټولو ډیر زیات شکر گزار یم چې دوئ متفقه طور باندې دا قرارداد زما سره پاس کړو۔ بیا سپیکر صاحب، زه ستاسو سیکرټری KP Assembly او د KP Assembly ټول سټاف، جمله سټاف، دهغوی ډیر زیات شکر گزار یم چې هغوی هغه قرارداد باندې متفقه طور باندې عملدرآمد اوکړو او یو بهترین انداز سره هغه حدیث ئے بهر په داخلی دروازو باندې او دننه دې هال کښې ئے هغه اولګولو۔ سپیکر صاحب، خاتم النبیین ﷺ زمونږ د ایمان یو بنیادی حصه ده، زمونږ د ایمان یو اهم جز دے، زمونږ عقیده ده د ایمان او دې سره ان شاء الله زمونږ په دې باندې چې کله هم زمونږ د مسلمانانو نظر لګی، زمونږ ایمان به ورسره تازه کیږی۔ جناب سپیکر صاحب، زه آخره کښې د هغې ټولو خلقو زه ډیر زیات شکر گزار یم چې چا دې کار خیر کښې ما سره حصه اغستې ده، چا د یکښې ما ته مشوره راکړې ده، چا د دې په تحریک کښې ما سره

مشاورت کړے دے ، د ټول سټاف زه ډیر زیات شکر گزار یم، چا دې حدیث لگولو کښې، هلته لگولو کښې اهم کردار ادا کړے دے۔ سپیکر صاحب، معمولی معمولی نیکی د الله تعالیٰ د رضا سبب جوړیږی۔ زه آخره کښې الله تعالیٰ نه دا دعا کوم چې یا الله! دا احسن قدم زمونږ د دې ټولو د پاره د الله تعالیٰ د رضا او رسول الله ﷺ د شفاعت سبب دې اوگرځی، امین۔ سپیکر صاحب د اسمبلئی کوم سټاف چې دېکښې کومه مینه او کوم خلوص سره کوم حصه اغستې ده، زه آخره کښې سفارش کوم چې هغه ټول سټاف دې تاسو Compensate کړئ، بیا د هغې هغه احکامات جاری کړئ۔ والسلام۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ډیره مهربانی عبدالسلام صاحب، زه اول د خپل سپیکر صاحب او د خپل گورنمنټ او د خپل اسمبلی سټاف هم شکریه ادا کومه چې کومه خبره تاسو اوکړه او صرف یو خبره کومه چې زمونږ نه مخکښې هم دلته گورنمنټ تیر شوے وو، د ایم ایم اے گورنمنټ تیر شوے دے ، چا به چې په پاکستان تحریک انصاف باندې مختلف فتوې ورکولې چې داسې خو دې شی ته ئے فکر نه وو، الحمد لله پاکستان تحریک انصاف گورنمنټ د پاکستان تحریک انصاف هر یو ایم پی اے ، منسټر چې نن دې اسمبلئی کښې ناست دے او دا چې کوم حدیث زما د سر د پاسه لگیدلے دے او د اسمبلئی په گیټ لگیدلے دے ، ان شاء الله د دې اجر به ټول اسمبلئی ته، ټول سټاف ته ان شاء الله ملاویږی او کوم کسانو به چې خبرې د پاکستان تحریک انصاف او د هغوی گورنمنټ او دې اسمبلئی پسې کولې نو دا هغوی ته یو واضحه ثبوت دے او بیان دے چې الحمدلله دلته په دې پارټئ کښې خومره دی، دا هغوی نه زیات مسلمانان دی جی۔

The sitting is adjourned till 2:00 p.m., afternoon tomorrow.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 15 مارچ 2022ء بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)